Vol III
No 13

Tuesday
29th December, 1953

# HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

# DEBATES

## Official Report

### PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

| | PAGE |
|---|---|
| Business of the House | 595 |
| Consideration of the Resolution on the Public Debt Act 1944 Central Act XVIII of 1944 | 596—601 |
| Business of the House | 602 |
| The Hyderabad Municipal and Town Committees (Second Amendment) Bill 1948 | 608 |
| The Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill 1953—clause by clause reading—not concluded | 608—62 |

*Note* —In this part a star (*) at the beginning of the Speech denotes confirmation not received

Assembly

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD

# THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

*Tuesday the 29th December, 1953*

The House met at Half Past Nine of the Clock

[ MR SPEAKER IN THE CHAIR ]

## QUESTIONS & ANSWERS

(SEE PART I)

10 30 a m

---

### Business of the House

*Smt Masuma Begum* (Shalibanda) Mr Speaker Sir may I propose that the Question hour be dispensed with for the next few days? Instead of that answers can be tabled

مسٹر اسپیکر گزارش کی ہے رائے ہے وقفہ کوئی عذر نہیں ہے کیا ہاوس
اس سے رضامند ہے

*Shri Annaji Rao Gavane* (Parbhani) Question hour should be continued The thing is this To expose the Government or their official question hour is very necessary

*Mr Speaker* Not for ever

*Shri Annaji Rao Gavane* These things are going on for ever

شری سی ایچ وینکٹ رام راؤ (کریم نگر) ماسٹ اس اجلاس میں سے دو
مارچ میں کو نوٹس دیئے تھے جن کا جواب اب تک نہیں ملا گورنمنٹ میں
نہیں ہے انہیں کو نوٹس دیئے ہیں جن کا جواب نہیں ملا حالت یہ ہے
کہ دن گزرنے کے بعد بھی ایسے سوالات جن کے نوٹس کا کوئی جواب نہیں
دیا ان کو نوٹس کو پہلے جواب دینے کے لئے حکم دیا جائے اسکے بعد

*Mr Speaker* I shall look into the matter

سری سی ایچ وینکٹ رام راؤ ایک مہینہ سے زیادہ گزر چکا ہے اب تک جواب
نہیں ملا

*Mr Speaker* I shall look into it I can t force the Minister to give answers because under the rules it is left to his choice Any how I shall try

## Consideration of the Resolution on the Public Debt Act, 1944-Central Act XVIII of 1944

*Mr Speaker* Let us proceed to item No 3 of the Agenda Shri Vinayakrao Vidyalankar

**वाणिज्य अुद्योग तथा श्रम मंत्री (श्री वि के कोरटकर)** —अध्यक्ष महोदय मैंने कल यहां पर जो प्रस्ताव पेश किया था वह अेक बिलकुल औपचारिक प्रस्ताव है। बात यह है कि जिसके पहले जो कर्ज लिया जाता था और गव्हर्नमेंट सेक्युरिटीज( Govt Securities ) निकाली जाती थी अुन सबके अिंतजाम का भार स्टेट बंक पर था। कानुन किफालतनामेजात कर्जा किस नाम से जो कानून यहां नाफिज हैं अुसी कानून के तहत यह अख्तयार स्टेट बंक को दिया गया था। लेकिन आर्थिक अेकीकरण के बाद यह सार्वजनिक कर्जा खड़ा करने का अख्तयार रिजर्व्ह बंक( Reserve Bank ) को दिया गया है। हमारे यहां भी कर्जा खड़ा करने अुसको जमा करने और अुसका अिंतेजाम करने का अखतियार रिझर्व्ह बैंक को दिया गया है। किंतु यह काम पुराने अेक्ट के तहत नहीं किया जा सकता। जरूरी है कि पब्लिक डेट अेक्ट ( Public Debt Act 1946) को अपनाया जाय। अिस अेक्ट को पार्ट (अ) स्टेटस Part A States)में तो पार्लमेंट ने १९४९ कीतरमीम के जरिये लागू कर दिया गया है।और हाल में सौराष्ट्र मध्यभारत और त्रावणकोर कोचीन पार्ट बी स्टेटस( Part B States) में यह पब्लिक डेटस अेक्ट (Public Debts Act ) आरडिनन्स ( Ordinance ) के जरिये से ही लागू कर दिया गया। चुनांचे यहां पर भी यह कानून जल्द से जल्द आरडिनन्स के जरिये से लागू किया जाय असा रिझर्व्ह बंक का कहना था। क्योंकि दूसरे पार्ट (बी) स्टेट में अैसाही किया गया है। लेकिन जल्द ही असेम्ब्ली का यह दूसरा अधिवेशन होने वाला था कि अिसलिये यह मुनासिब समझा गया कि सेक्शन २५२ तहत अिस बात को रेजोल्यूशन के रूप में असेम्ब्ली के सामने रखा जाय। क्योंकि अिस तरह का अख्तयार अिस सेक्शन २५२ भारतीय विधान के तहत दिया गया है।

सेंट्रल पार्लमेंट (Central Parliament) का जो पब्लिक डेटस अेक्ट ( Public Debts Act) पास हुअ है अुसेही हैदराबाद स्टेट में लागु कराने के लिये यह रेजोल्यूशन लाया गया है। अिसका नतीजा यह होगा कि हैदराबाद स्टेट जो कर्ज खड़ा करेगी अुसका पूरा अिंतेजाम अिस अेक्ट के तहत रिझर्व्ह बंक को दिया जायगा। यह अेक औपचारिक चीज है। अिस लिये मैं अैवान से प्रार्थना करता हूं कि वह अिस प्रस्ताव को पास कर दें।

**श्री गोपाल राव अेकबोटे (सिकंदराबाद जनरल)** — अिसका तर्जुमा करके नहीं दिया गया है।

**मिस्टर स्पीकर** —अिसकी जरूरत नहीं है।

مسٹر اسپیکر اسکی ضرورت نہیں ہے

سری گوپال راؤ اکبوٹے (سکندرآباد جنرل) مسٹر اسپیکر جو رزولیشن ایوان کے سامنے پیش ہوا ہے اسکی نسبت میں ایسے حالات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں سنہ ۱۹۴۴ع کے پبلک ڈیٹس ایکٹ ( Public Debts Act ) میں سنہ ۱۹۴۹ع میں ترمیم ہوئی تھی۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سنہ ۱۹۳۵ع کے مکمل

۳ کے لحاظ سے یہ ایکٹ ضروری ریاستوں کے بعد جملہ پراونس ( Provinces )
سے متعلق کردیا گیا ظاہر ہے کہ اس کی دو وجوہات تھیں ایک وجہ تو یہ تھی کہ منی
مارکیٹ ( Money market ) رہے ہندوستان میں ایک کامن مارکیٹ
(Common market) ہوتا ہے دوسری اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جو بھی حکومتیں
جو سکیورٹیز ( Securities ) نکالتی ہیں یا مرکزی حکومت جو سکیورٹیز یا
پبلک ڈیٹس نکالتی ہے کو ریزرو بینک ایڈمنسٹر ( Administer ) کرتی ہے دفعہ
۳ میں یہ گنجائش رکھی گئی تھی کہ مختلف پراونسز میں جہاں اسمبلی
( Assemblies ) ہیں ان کے ذریعہ یا جہاں دو چیمبرس ( Chambers ) ہیں ان
دونوں کے ریزولیوشن ( Resolution ) کے ذریعہ پبلک ڈٹ ایکٹ کو اپنے سے
متعلق کرسکتے ہیں دفعہ ۳ کے تحت اس کی گنجائش نہیں تھی کہ یہ ایکٹ جو پہلے
سے موجود ہے اسکو اڈاپٹ ( Adopt ) کیا جاسکے وہاں صرف یہ تھی
کہ دو یا دو سے زیادہ صوبائی مجالس مقننہ اگر ایسے کامن پرابلمس ( Problems )
جیسے اگریکلچر ( Agriculture ) یا فارسٹری ( Forestry ) یا فشریز
( Fisheries ) یا پبلک جو مختلف ریاستوں کے کامن سبجکٹس ( Subjects )
ہیں ان کے متعلق ایک ہی قانون بنانا چاہتے ہیں تو پارلیمنٹ سے استدعا کرسکتے ہیں کہ
پارلیمنٹ ان کے لیے ایک قانون بنادے تاکہ سب ریاستیں اسی پر عمل کریں اس کے تحت
۱۹۴۹ ع میں دفعہ ۳ کا فائدہ اٹھا کر پبلک ڈٹ ایکٹ ہمیں کو اور مختلف ریاستوں پر بڑھا
دے ضروری ریاستوں کے ساتھ صوبجات سے متعلق کرنے کا مطالبہ ہوا چنانچہ سنہ ۱۹۴۹ ع
میں سنہ ۱۹۴۴ ع کے ایکٹ میں ریاست لکھا کر اسکو صوبجات سے بھی متعلق کیا گیا
لیکن کانسٹی ٹیوشن کے ارٹیکل ۲۵۲ سکشن ۳ سے دو امور میں الگ ہے۔ میں سمجھتا
ہوں کہ اگر اس ریزولیوشن ( Resolution ) میں وہ حصر ہوتی تو یہ تفصیلی
اور طویل راستہ طے کرنے کی بجائے ہم خود پبلک ڈٹ ایکٹ اپنے اختیار سے اڈاپٹ کرسکتے
ہم کو مرکزی پارلیمنٹ سے استدعا کرنے کی ضرورت نہیں ہے ارٹیکل ۲۵۲ کا متن جو
بالکل صاف ہے میں ایوان کے ملاحظہ کیلئے اسکو پڑھ دیتا ہوں

If it appears to the Legislatures of two or more States to be desirable that any of the matters with respect to which Parliament has no power to make laws for the States except as provided in Articles 249 and 250 should be regulated in such States by Parliament by law and if resolutions to that effect are passed by all the Houses of the Legislatures of those States it shall be lawful for Parliament to pass an Act for regulating that matter accordingly

یہ مرحلہ سنہ ۱۹۴۹ ع میں بعض ریاستوں نے طے کرلیا ہے۔ اور انہوں نے
ریزولیوشن پاس کرکے پارلیمنٹ سے درخواست کی کہ دفعہ ۳ (۱) کے تحت یہ ایکٹ ان
ریاستوں سے متعلق کیا جائے اس کے بعد کا دوسرا امر یہ ہے کہ

It shall be lawful for Parliament to pass an Act for regulating that matter accordingly and any Act so passed shall apply to such States and to any other State by which it is adopted afterwards by resolution passed in that behalf by the House or, where there are two Houses by each of the Houses of the Legislature of that State

ہم صرف ر رو و ں اس کو کے نک ذب اکٹ ۱۹۴۴ ع کو ۱۹۴۹ ع کی م کے سا تھ اڈا پٹ ڈرسکتے ھیں ھمیں مر کزی پارلمنٹ سے یہ استدعا کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ یہ ایکٹ یہاں ر م کر کے ؛ ریاست اور سی اسٹیٹس کیلئے اکسٹنڈ ( Extend ) کریں کیونکہ ایسا کرنے سے وطن ہوجاتا ہے ہمارے لجسلیچر کو یہ حق ہے کہ ایک ڈس ایکٹ اگر راستوں میں یونیفارمٹی ( Uniformity ) کیلئے لایا جا رہا ہے و اسکی ضرورت محسوس کر سکتے ہیں لیکن بعض موریں جو ہمارے ایکٹ میں ہیں جیسے ورا ست کی مکمل پورے ایکٹ کی جزئی کا مسئلہ ہے اس قسم کی سہولتیں ہمارے قانون کے سرکار عالی میں ہیں ہے ابھی دو عملی ہونے کیلئے سنہ ۱۹۴۴ میں ر م ہوئی ہے ور اسکو ریگولیٹ ( Regulate ) کیا گیا ہے سری گراؤس یہ ہے کہ یہ ر رولو ن خط ح ورڈڈ ( Worded ) ہوا ہے سکے متعلقہ حصہ میں ایوان کو بلا نا چاہتا ہوں

Now therefore this House hereby resolves in pursuance of Article 252 of the Constitution of India that the matters dealt within the Act aforesaid shall be regulated in the State of Hyderabad by Act of Parliament in so far as Government securities issued by the State Government and the management of the public debt of the State Government are concerned being matters falling within the scope of Entry 43 of the State List namely Public Debt of the State

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کہ آنریبل ہوم منسٹر نے دی ریزولیوشن کے وضاحت کی وہ پارلیمنٹ سے یہ خواہش کرنا چاہتے ہیں کہ اس ایکٹ کو اس ریاست کیلئے اکسٹنڈ کیا جائے میری رائے میں جناب ادب کے ساتھ یہ پیش کرونگا کہ اسکو اچھی طرح اکزامن ( Examine ) کرلیا جائے اور اس سلسلے میں لا ڈپارٹمنٹ ( Law Department ) سے یا ریزرو بنک آف انڈیا سے وضاحت کرلی جائے میں سمجھتا ہوں کہ کانسٹی ٹیوشن کے ارٹیکل ۲۵۲ کا اخری حصہ ایسا صاف ہے کہ ہم وہ ایکٹ کرسکتے ہیں سکو کر لیا جائے تو اسب ہے

مسٹر اسپیکر یہ Existing Act of Parliament ہے

سری گوپال راؤ اکبوٹے سان س ں ایکٹ ( Pass an Act ) لکھا ہے

It is lawful for Parliament to pass an Act

*Mr Speaker* that the matters dealt with in the Act aforesaid shall be regulated in the State of Hyderabad by Act of Parliament

*Shri Gopal Rao Ekbote* From the hon Minister's speech it appears that he wants to make a request to the Parliament to extend that Act If his intention is to adopt the Act let the wording be made very clear

* سری کے وینکٹ رام راؤ ( حمایت نگر ) اسپیکر اس سلسلہ میں بعض
مسائل ہیں میں مدد کرتا ہوں کہ منسٹر صاحب متعلقہ ان کو رفع کر سکیں یہ بیان
کیا جا رہا ہے کہ پبلک ڈیٹ ( Raise ) کو جاسکتا ہے تاکہ اس سے قبل ہی
ہم ریسٹ کا لون ریز کیا گیا تھا میں سمجھتا ہوں کہ اسکا تعلق ریزرو بینک سے ہے

श्री वि के कोरटकर – रिज़र्व्ह बैंक से नहीं है

شری کے وینکٹ رام راؤ نوٹس اور ولیو ن کے ذریعہ سے موجود قانون میں ترمیم
کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اگر ضرورت ہے تو کیا اس سے قبل جو کاروبار ہو وہ خلاف
قانون ہے ... کیونکہ اس سلسلہ میں جو کمیشن ہوتا ہے وہ کس کو ملتا ہے کاروبار
ریزرو بینک کے حوالہ کرنے سے حیدرآباد اسٹیٹ بینک پر اسکے کیا اثرات پڑنے والے ہیں
اور اسکے علاوہ دونوں بینکوں میں جو تعلقات ہیں جہاں تک میری معلومات ہیں حیدرآباد
اسٹیٹ بینک ریزرو بینک کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کر رہا ہے اسکی مدت پانچ سال کی ہے
اور اسکے بعد یہ معاہدہ بھی ختم ہو جائیگا مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسکے بعد ریزرو
بینک خود اپنے ہاتھ میں لیکر کاروبار چلانے والا ہے تو پھر میں جاننا چاہتا ہوں کہ
حیدرآباد اسٹیٹ بینک کا کیا مستقبل ہوگا کیا پبلک ڈیٹ کو منسوخ کرنے کا اختیار حیدرآباد
اسٹیٹ بینک کو دینے میں کوئی عذر ہے کیا اس سے حیدرآباد کے فنانس پر کچھ اثرات
پڑنے والے ہیں یا اس سے فنانشل کنڈیشنس ( Financial conditions )
بہتر ہونگے اس قسم کے بعض سوالات ہیں میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل منسٹر کنسرنڈ
( Hon Minister concerned ) اسبارے میں وضاحت کر سکیں

श्री वि के कोरटकर —अभी कुछ सवालात अुठाये गये है। अुनके बारे में मुझे अितनाही कहना है कि अब हैदराबाद स्टेट बैंक की हालत वैसा नहीं है जैसी पहिले थी आर्थिक एकीकरण या यूँ कहिये कि पोलिस अक्शन (Police Action) के बाद के हैदराबाद स्टेट बैंक के हालात में बहुत कुछ फरक आगया है। अुस समय हैदराबाद स्टेट बैंक हैदराबादमें वैसाही काम किया करती थी जैसा कि रिज़र्व्ह बैंक काम करती है। वह सरकारी कर्जोंके बारेमें सब काम किया करती थी। अुसका स्टेटस (Status) भी अुस समय अलग था लेकिन आज सब स्टेटों में जैसा सरकारी कारोबार रिज़र्व्ह बैंक के जरियसे

किया जा रहा है। असी तरीके से हैदराबाद स्टेट में भी अपने कारोबार के लिये रिझर्व बैंक को ही मुकर्रर किया है। अलबत्ता बहुत से कारोबार रिझर्व बैंक के अजंट के तौरपर ... । फायनान्शियल अिन्टिग्रेशन के पहले जो कर्ज लिये गये थे और हैद्राबाद सिक्युरिटीज ( Hyderabad Securities ) निकाली गयी थी अनका अिंतेजाम पुराने अक्ट के तहत हैद्राबाद स्टेट बैंक किया करती थी और बाद में भी करती रहेगी। लेकिन बाद में अब जो कर्ज वगैरा जारी किये जायेंगे असका अिंतेजाम अलबत्ता रिझर्व बैंक के जरिये से किया जायगा। जिस अक्ट के तहत रिझर्व बैंक काम करने वाली है असके लिये अिजाजत हासिल करने की आवश्यकता थी अिस लिये यह प्रस्ताव पेश किया जा रहा है।

अिन सब कामों के लिये जो कमीशन ( Commission ) हैद्राबाद स्टेट बैंक को मिलता था वह अब अुस को नहीं मिलेगा क्योंकि यह काम तो अब रिझर्व बैंक की तरफ से किया जानेवाला है अिसलिये असका कमीशन आदि अब रिझर्व बैंक ही हासिल करेगी।

श्री अकबोट साहब ने भी अिसके सिलसिले में अेक अेतराज अुठाया है कि अिसे प्रस्ताव के रूप में यहां हाअुस में लाने की क्या जरूरत है, जैसा दूसरे स्टेटों में यह अक्ट पार्लमेंट में पास होते ही लागू हो गया वैसा हमारे यहां भी क्यों नहीं लागू हो सकता अित्यादि। दूसरे जो पार्ट (बी) स्टेटस हैं अुन में तो यह कन्स्टिट्यूशन आरडिनंस के जरिये से लागू किया गया है। पार्ट (अ) स्टेटस में तो यह अक्ट पार्लमेंट में पास होते ही लागू किया गया। अिस तरह यहां भी लागू करने के लिये यह प्रस्ताव यहां लाया जा रहा है। अससे कोअी फरक तो नहीं पडनेवाला है। श्री अकबोट साहब ने यह कहा कि अिसके लिये लीगल डिपार्टमेंट ( Legal Department ) और रिझर्व बैंक का सलाह ली जाय कि आया अिस तरह का रेजोल्यूशन लाने की जरूरत है या नहीं? मैं यह कहना चाहता हूं कि यह जो प्रस्ताव यहां रखा गया है वह रिझर्व बैंक के मशविरे से ही रखा गया है। आप अिसे पास करेंगे असी अुमीद है।

سری کے وینکٹ رام راؤ: اس سے حیدرآباد بنک کا نقصان ہونے والا ہے

**श्री वि. के. कोरटकर** : अिससे हैद्राबाद स्टेट बैंक को कुछ नुकसान नहीं होगा। अब तो हैद्राबाद स्टेट बैंक रिझर्व बैंक के तहत होगयी है। अब हैद्राबाद स्टेट बैंक की हालत यह नहीं है जो कि पोलिस अैक्शन के पहले थी। अिसको कर्ज खडा करने के बारे में रिझर्व बैंक के अखत्यारात नहीं हैं दूसरे अितर स्टेटस में रिझर्व बैंक और दूसरे बैंकों के जो संबंध हैं वैसे भी स्टेट बैंक के रिझर्व बैंक से नहीं हैं बल्कि रिझर्व बैंक से कुछ नीचे और दीगर स्टेटों में जो दूसरे बैंक्स हैं अुनसे कुछ अूपर असी बीच की हालत हैद्राबाद स्टेट बैंक की है। अिस लिये असका अिसमें कुछ भी रकमी नुकसान होनेवाला नहीं है। यहां के अिंतेजाम के लिये हैद्राबाद स्टेट बैंक रिझर्व बैंक के अजंट के तौर पर यहां काम करने वाली है।

سری کے وینکٹ رام راؤ: جب ایسی صورت ہے تو اس ریزولیوشن کو پاس کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

**श्री वि. के. कोरटकर** : मैं माफी चाहता हूं कि आपने जो अेतराज पहले अुठाया था अुस का जवाब मैंने नहीं दिया। आपने सवाल अुठाया था कि जो लोन हमने पहले ही निकाले हैं अुनके लिये अब अिस तरह का रेजोल्यूशन लाने की क्या जरूरत है। कर्जा मंजूर होने के बाद और लिये जाने

के वास अनके लिय सर्टिफिकेट बराबर दिय गय ह या नही जो प्रामिसरी नोट मतकिल किये ह अुन पर दिया जानवाला सूद बराबर दिया जा रहा ह या नही यह सब बाते पब्लिक डटस अक्ट (Public Debts Act) के तहत ही होसकती ह। अस अक्ट के तहत अिन बातो को देखना चाहिय जब तक यह पब्लिक डटस अक्ट यहा पर नही ह तबतक रिझर्व बक अिन सब कामो को नही कर सकेगी यह सब काम तो रिझर्व बक के ही होते ह

यह भी कहा गया कि अब कर्जा तो लिया जाचुका ह अब अिस प्रस्ताव के पेश करन की या जरूरत ह। अिसम शक नही कि यदि अिसके पहले ही अिसे पास किया जाता तो अच्छा होता। बात तो ठीक ह कि यह प्रस्ताव पहले आता तो अच्छा होता। पिछली मतबा ही गवनमट यह रेजो यूशन हाअुस के सामन लानवाली थी। लेकिन पिछली मतबा यह असेम्बली अचानक जल्दी स्थगित होगअी। अिस लिय अुस समय यह प्रस्ताव नही लाया जा सका और कर्जा लेलिया गया। अब यह प्रस्ताव अिसी लिय लाया जा रहा ह कि यह पब्लिक डटस् अक्ट जसा कि दूसरे स्ट टो म नाफिज ह सा यहा भी नाफिज हो जाय। अिसीलिय यह प्रस्ताव आपके सामन पेश ह (पाट) (अ) स्टट म तो अिसे ४९ म ही लागू किया गया था और कुछ पाट (बी) स्टटस म अिसे आरडिन स (Ordinance) के जरियसे जारी किया गया था। अन स्टटस जसा की मन पहले बताय ह लागू ह।

*Mr Speaker* The Question is

Whereas the Public Debt Act 1944 (Central Act XVIII of 1944) contains provisions relating to Government securities issued by the Central and Part A States Governments and for the management by the Reserve Bank of India of the Public Debt of Central and Part A States Governments

And whereas in order to avoid inconvenience to the public, it is deemed desirable that the laws and regulations relating to Government securities should be uniform as far as possible throughout India

And whereas it is considered desirable that the Reserve Bank of India may be entrusted with the management of the securities issued by the State Government on or after the 1st April 1953

Now therefore this House hereby resolves in pursuance of Article 252 of the Constitution of India that the matters dealt within the Act aforesaid shall be regulated in the State of Hyderabad by Act of Parliament in so far as Government securities issued by the State Government and the management of public debt of the State Government are concerned being matters falling within the scope of Entry 43 of the State List namely Public Debt of the State

The motion was adopted

مر کر سے ے عو ھے سکے سے ں حو سس
ے ھں Move ھو کے ھں ب ں ںہ ک جاھ
ں ھم ک سے ک سکے ھں ں ک جے ک سکو م
ھ ں ک ں ے کے ھں لکا ے ں کی
ھے ے ک کے ں سا س ھں

ی سے ح لدی طاں م ھے ہے ک سھے ے
ں

مر سپیکر ھے ک مں ی ں ہں ھے

سری ے ح لدی حس گ صح مں کہا ں کھائے

سری ھو و سل عدل ں Righ of Pu cha e
کا ک ھے ں ہ ں کی ے س ں ں ے کے ک سرکی
ھیے ں

مر سکر سں ک ی ک کہا ں ھا ک محمر ط کہ ں سا ب
ھے

سری ں ی اسپکو نھو ں ں ے ملیے و
ے

سو کر ک ے لی ی گ ہا

سری کے ل سہم و لد عا س ھں ں ب
جاھیے

مر سک ں دیکھ ھوں ھرکلا ھے

مری می و گ ے ل سں لو عوں ھے گے ں سو ے
ھے مں

مسٹر سسکر ں ں ں ک ں ک ں ک ں ھر
ں

श्री रतनलाल की ब पा लिया) अगर दा सम की ल्मिट खें न आच्छा होगा

مر سسکر ں عمد کم سے ں ہ ں سے ہ ھوں سلب کس
ی مر ھے سں ممرس کے سکا ں Dsseon ھو باھوں

## The Hyderabad Mun cipal and Town Committees (Second Amendment) Bill 1953

*The M n e fo Lo al Self Gove n ent and Labo Ho is ng (Sh Anna ao Ga a n k)* I beg to n od ce the Hyderabad Mun pa and Town Comm ees (Seco d Amendmen ) B ll 953

*M Spea* T'e b l s n odu ed

## The Hyderabad Tenancy and Agr cultural Lands (Amend ment) Bill 1953

**श्री अक्कूशर व घ े (प तू )** —अ यक्ष महोदय मन ज अपन अमडमट जिस क्लाज १९ म लाया ह् वह जिस तरह से ह् कि ( And subje t o the p ov s on of sub se on (7) वह अलफाज मन औमिट करने के लिय ह् कि जिसका मकसद यही ह् क्लाज सेक्शन ७ के तहत क ज प्रोटक्टड टनट यदि जमीन खरीदना चाहता ह् तो वह ज्यादा से ज्यादा अक फमिल हो उस तक ही जमीन खरीद सकता है किसी भी प्रोटक्टड टनट के पास अक फमिली ह् ल्डिग से ज्यादा जम न नहीं रह सकती है असा कहा गया ह लेकिन यदि लण्ड लाड जमीन खरीदना चाहता ह् त वह दो फमिली होल्डिग तक ख रीद सकता है असा कह गया है यदि कोओ प्रोटक्टड टनट जमीन खरीदना चाहे तो असके प स यदि पहले से कुछ जमीन ह् तो वह खरीद की जमीन औ पुरानी जमीन मिलाकर असके पास अक फमिली होल्डिग से ज्यादा जमीन नही होनी चाहिये असा कहाजा रहा है लण्ड लाड से यदि वह जमीन खरीदना चाहता ह् तो लण्ड लाड से पास कम से कम दो फमिली जितनी तो छोडनी ही चाहिय असा भी आपका कहना है अह लण्ड लाड खद परसनल कलटिवेशन करना चाहता ह् तो वह् तो थ्रि फॅमिली होल्डिग तक की जमीन रिज्यम कर सकता ह् और टनट यदि जमीन खरीदना चाहता ह् तो वह अक फमिली होल्डिग से ज्यादा जमीन नही सकता ह् यह बात ठाक नही ह् आप लण्ड लाड के लिय तो थ्री फमिली होल्डिग का तसवर करते हैं और टेनट के लिय अक फॅमिली होल्डिग का तसवर करते ह प्रोटक्टड टनट के लिय यदि ज्यादा जमीन कलटिवेशन के लेना चाहता ह् तो वह जमीन रिज्यम नही कर सकता है आपन यह तो माना ह् के प्रोटक्टड टनट पास के भी अक बेसिक होल्डिग जितनी जमीन तो रहनी हर हालत म रहनी चाहिये सब की सब जमीन मालिके जमीन रज्यम नही कर सकता ह् लेकिन क्लॉज १४ और १८ के तहत कुछ अमेडमट आपन लाये जोकि मामलत के बारे म थ असके तहत प्रोटक्टड टनट का म दखल करन के लिय असे कुछ रूप होत रख हैं जिसका फायदा ल ड लाड बराबर अठायेगे

यह कहा गया कि यह जो बिल लाया गया है वह प्लानिंग कमिशन के मशवीरे पर लाया जा रहा है असके तहत तो असा दीखता ह् कि मिडिल क्लास पेसन्ट्री ( M ddle class Peasan y ) मेंटेन ( Ma nta ) करन की कोशीश की जा रही ह् मैं तो यह देख रहा हू कि लन्ड लाड तो परसनल कलटिवेशन के लिय थ्री टाअिम्स फमिली होल्डिग (Three t mes fam ly hold ng ) तक जमीन रिज्यूम कर सकता ह् टनट यदि जमीन

खरीदना चाहता है तो जिसके पास परी फॅमिली होल्डिंग से ज्यादा जमीन हो अुससे ही वह खरीद सकता है और यह जमीन खरीदते समय भी दो फॅमिली होल्डिंग तक की जमीन तो अुसके पास रहनी ही चाहिये जिससे टनेंट जमीन खरीदता है। मेरा यह कहना है कि रिझमशन के वक्त तो आप परी फमिली होल्डिंग का तसव्वुर मानते है तो राअिट ऑफ परचेस में भी परी फॅमिली होल्डिंग तक परचेस ( Purchase ) कर सकते है असा किया जाना चाहिए।

अिसके बाद मैंने 'आमिट दी प्रोवाअिजो टू सब क्लॉज ३' अैसा अेक अमेंडमेंट अिसी में पेश किया है। जहां जमीन मालिक अपने जमीन में बावली खोदता है तो अुसको किमत ज्यदा बढ़ जाती है। यदि मालिक खुद बावली आदि खोदता है तो कम खर्च आता है लेकिन सरकार का जो अिस्टिमेंट रहता है वह बहुत ज्यादा गव्हर्नमेंट के जो अिस्टिमेंटस या रूल्स होते है अुसमें तो बहुत ज्यादा खर्च होता है। तीन हजार से ३००० रुपये तक तकावी कुआ खोदने के लिये दी जाती है। लेकिन जब बल खादी जाती है जाती तौर पर तो तब अैसा तजुर्बा है कि अितना खर्चा नही होता है। बल्कि अिससे कम खर्च किया जाता है। अिसमें पर्सनल प्रापरटीका ख्याल नहीं है। क्लॉज ११ में जो अक्सप्लनेशन दिया गया है अुसमें कहा गया है कि किसी जमीनमें यदि वेल हो तो अुसका लॅन्ड रेव्हिन्यू से ज्यादा होगा। वेट लॅन्ड का जो लॅन्ड रेव्हिन्यु होगा वह ड्राय लॅन्ड के रेव्हिन्यू से ज्यादा होगा। वेट लॅन्ड (Wet land) को ड्राय लॅन्ड ( Dry land) के १५ टाअिम्स माना गया है वही रेट मलटिपल ऑफ प्राअिस में माना जाना चाहिये।

* شری ایاچی راؤ کو ایے - مسٹر اسپیکر سر - جس کلاز کے ذریعہ پروٹیکٹڈ ٹیننٹس کو جو زمین اون کے قبضہ میں ہے اوس کو خریدنے کا اختیار دیا گیا ہے - اس سلسلہ میں میری طرف سے پانچ امینڈمنٹس دیے گئے ہیں - اس کلاز کے ذریعہ سے ایسے ہی پروٹیکٹڈ ٹیننٹس کو جو مڈل کلاس پیزنٹری ( Middle class peasantry ) کے ہوں اور جیسا کہ ریزمپشن (Resumption) کا اختیار دیا گیا ہے اوس کے تحت اگر زمین کا مالک اوس کو ریزیوم ( Resume ) نہ کرے یعنی بڑے لینڈ لارڈس جن کے پاس جو فیملی ہولڈنگ کی زمین ہے اون پر جو پروٹیکٹڈ ٹیننٹس ہوں گے اون ہی کو یہ اختیار پہنچتا ہے کہ ایسی زمینات وہ خریدیں - یہاں یہ سوال آتا ہے کہ پروٹیکٹڈ ٹیننٹس کو خریدنے کا جو حق دیے رہے ہیں کیا اس کی وجہ سے ہمارے موجود زرعی سسٹم پر جس میں مڈل کلاس پیزنٹری اور اسمال پیزنٹری ( Small peasantry ) آتی ہے اس کلاز کا اثر نہیں ہوگا - کیوں کہ ہم نے یہ اختیار دیا ہے کہ ایسے غریب لوگ جو کسی نہ کسی مشکل کی وجہ سے اپنی زمینات پر زراعت نہیں کرسکتے کسی اور کو لگان کے طور پر دے سکتے ہیں - اور اس پر لگاندار قائم ہو چکے ہیں اور بقول جناب مسٹر صاحب کوئی دھوبی یا کوئی حجام یا کوئی بیوہ دار جن کے پاس تھوڑی سی زمین ہے اور جیسا کہ ریزمپشن ( Resumption ) کا اختیار دیا گیا وہ اپنی زمین واپس لے سکتا ہے - یا ایسے پٹہ دار جن کے پاس ایک فیملی ہولڈنگ کی زمین ہے اور اون پر پروٹیکٹڈ ٹیننٹس ہیں وہ زمین بھی واپس لے سکتے ہیں وہ بھی خریدی نہیں جاسکے گی - دو فیملی ہولڈنگ بھی نہیں خرید سکتے - یہاں تک کہ تین فیملی ہولڈنگ زمین بھی نہیں خرید سکتے نہ پھر

میں انٹراڈکشن ( Introduction ) کے طور پر سامنے رکھ رہا ہوں۔ پروٹکٹڈ ٹننٹس کا لحاظ کرتے ہوئے اور اون کو جو اختیار دیا گیا اوس کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمارے سامنے اس وقت جو زرعی پیٹرن ہے وہ بھی آپ کے سامنے رکھوں گا۔ جو لوگ دراصل پرسنل کلٹیویٹرس ( Cultivators ) کی تعریف میں آتے ہیں آپ اور ہم سب جانتے ہیں کہ چار یا ساڑھے چار گویا عملی ہولڈنگ کی زمین والے دراصل پرسنل کلٹیویٹرس (Personal cultivators) ہیں ایسے لوگ اپنی زمین کسی دوسرے کو نہیں دیتے اور نہ آج تک دئے ہیں۔ البتہ جو لوگ زراعت کے علاوہ اور کوئی پیشہ کرتے ہیں زراعت اون کا مین سورس آف انکم ( Main source of income ) نہیں ہے بلکہ زراعت کے علاوہ دوسرے سورسس ( Sources ) ہونے کی وجہ سے جن پر کہ اون کی زندگی کا دارومدار رہتا ہے وہ لوگ اپنی زراعت دوسرے لوگوں کے تفویض کردیتے ہیں۔ اور اون ہی پر پروٹکٹڈ ٹننٹس قائم ہوگئے ہیں۔ ایسے ہی ایبسنٹی لینڈ لارڈس ( Absentee landlords ) کی کلاس پر پروٹکٹڈ ٹننٹس ( Protected tenants ) قائم ہیں۔ ایسی کلاس کے لیے مالی مشکلات کی وجہ سے اون کی زمین کو پروٹکٹڈ ٹننٹس کو خریداری کا حق دیا گیا جہاں استعمال نہیں کریں گے کیوں کہ اون کو زر پیش کا اختیار دیا گیا۔ ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ ایسی کلاس پروٹکٹڈ ٹننٹ رہ سکتی ہے۔ خریدنے کا اختیار مل سکتا ہے وہ وہاں ہے جہاں کہ یہ عملی ہولڈنگ کے ایسے زمیندار جو خود اپنے طور پر کاشت نہیں کرسکتے اور پرسنل کلٹیویٹرس کی تعریف کے تحت ہائرڈ لیبر ( Hired labour ) کے ذریعہ بھی زراعت نہیں کرسکتے ایسے لوگوں کے متعلق پروٹکٹڈ ٹننٹ کی کلاس موجود ہے اور اون ہی کو اختیار دیا گیا ہے۔ ان اختیارات کو دیتے وقت ہم کو سوچنا چاہیے کہ کیسے رائٹس ( Rights ) اون کو دئے جانے چاہئیں۔ میں نے جب سکشن (۱۱) پیش ہوا اوس وقت بھی اس کے متعلق بحث کی تھی۔ اور اوس وقت سکشن (۳۸) کا حوالہ دیا تھا۔ اور یہ کہا تھا کہ ایسا ریٹ رکھا جارہا ہے کہ جس کی وجہ سے ٹننٹ کی پرچیزنگ کپاسیٹی ( Purchasing capacity ) قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن آنریبل چیف منسٹر صاحب نے اوس وقت جواب نہیں دیا۔ جیسا کہ اون کا طریقہ ہے جب وہ کسی چیز کا جواب نہیں دے سکتے تو اوس کو ٹال کر دوسری چیز سامنے لاتے ہیں۔ لیکن آج وہی سوال سامنے آرہا ہے۔ سکشن (۱۱) کے تحت جو ریٹس قائم کیے ہیں اور جو آج ہمارے سامنے ریٹ کا پرچیزنگ سکشن ہے اس ریٹ پر اس کا انحصار ہے۔ اوس وقت چند آنریبل ممبرس کی یہ اسٹیٹمنٹ تھی کہ بلیک سائل ( Black soil ) کے لیے بجائے ۸ ٹائمس کے ۹ ٹائمس اور دوسرے سائلس ( Soils ) کے لیے ۹ کی بجائے ۸ ٹائمس رکھے جائیں۔ اسطرح ایک ٹائم بڑھانے سے یا گھٹانے سے کیا اثر ہوتا ہے اوسکو دیکھیے۔ کیونکہ یہ کہا گیا ہے کہ پروٹکٹڈ ٹننٹس کو ان شرائط کے تابع ہی زمین خریدنے کا حق دیا گیا ہے۔

"interest in the land upto fifteen times for dry lands or eight times for wet lands irrigated by wells and six times for wet lands irrigated by other sources, of the rent payable to him"

یعنی اس حد کو برقرار رکھا ہے وہاں اگر ایک ملی بل کم کر دیا جائے تو بدرہ گنا کم ہو جاتا ہے مالی زمین کا جو مالگزاری کا ناچ گنا ہے مالگزاری ایک روپیہ ہے تو پانچ روپیہ ہوتا ہے اگر اسکو مرحمت کیا ہوگا تو اسکا بدرہ (۱۵) گنا ہوتا ہے اگر اسمیں ایک ہی بل کم کیا جائے یعنی ۴ اسی طرح رکھا جائے تو اس حساب سے (۲) ایسی بارہ ہی ہو جاتا ہے ایک ملی بل زیادہ کرنے کی وجہ سے بدرہ ایسی ہی بل ایک ( Increase ) ہو جاتا ہے لیکن گورنمنٹ کی جانب سے کہا جاتا ہے کہ چار کیا اور پانچ کیا اور یہ کہکر اوسکے اثرات کم کرنا چاہتے ہیں جسکی وجہ سے وکلاء نسبتہ ہتکنڈے مالی کے ساتھ کیے جاسکتے جسکی وجہ سے یہ حیران بند کرنے کی کوشش کیجاتی ہے اور کیگئی ہے اس رکنو ( Argument ) کے وقت ہم نے یہ کہا تھا کہ آج کے حالات میں پروڈکشن سسٹ کی جو پرچیز کی کپاسٹی ( Purchasing capacity ) ہے اور اوس کے جو سورسس آف انکم ( Sources of income ) ہیں اون کو نظر میں رکھا جائے کیونکہ وہ خریدنے کے قابل نہیں رہ سکتا وہیں وقت پر بل جب پیش ہے اعداد و شمار رکھے انہوں نے یہ بتایا کہ ایک ایکڑ زمین کی ٹیکس انکم جواری میں (۴) روپیہ کاں میں (۲) روپیہ وغیرہ وغیرہ ہوتی ہے یہ انہوں نے کسی منگار صاحب کی کتاب سے کوٹ کیا تھا۔

اسطرح کے فگرس کسی آفیسر کی رپورٹ سے پیش نہیں کیے گئے جو صحیح نہیں ہو سکتے کیونکہ ایک سال میں چند مہینوں کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ اندازہ نہیں کیا جا سکتا ہے بلکہ اندازہ کم سے کم پانچ سال کا ایوریج ( Average ) دیکھکر قائم کرنا چاہیے مثال کے طور پر میں کہونگا کہ گزشتہ سال بارش اور باندی میں پیداوار کی حالت اچھی ہونے کی وجہ سے نٹ انکم ( Net income ) دس گنا زیادہ ہوئی لیکن اس سال یہ حالت ہے کہ اخراجات بھی وصول ہونا مشکل ہے نٹ انکم تو الگ رہا اس لیے میں کہونگا کہ اگر کسی ایک سال کے فگرس لیں تو صحیح نہیں ہوگا پانچ سال کے فگرس لیکر بیسس ( Basis ) قائم کرنی چاہیے البتہ مادھو راؤ کمیٹی نے پانچ سال کے فگرس لیکر اندازہ قائم کیا ہے کہ پر ایکڑ ( Per acre ) کتنا ییلڈ ( Yield ) ہوسکتی ہے؟ انہوں نے اسطرح ایوریج ( Average ) لگایا ہے ایک تو یہ دوسرے نرخ بھی یکساں نہیں رہے تاکہ سال میں پہلے ممکن ہے کہ چارا نے کی فصل ہو اور دوسرے سال ممکن ہے چھ آنے فصل ہو اور تیسرے سال ممکن ہے آٹھ آنے ہو ایسا ہوسکتا ہے اسلیے جب تک پانچ سال کا ایوریج نہ دیکھیں صحیح اندازہ نہیں ہوسکتا میں مادھو راؤ کمیٹی کے بتائے ہوئے فگرس پیش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آنریبل منسٹر نے جو فگرس پیش کیے ہیں وہ محض دھوکہ دینے کیلیے ہیں مادھو راؤ کمیٹی کے فگرس یہ ہیں

یہ پر ایکڑ یونٹس میں دیے گیے ہیں

گراونڈ نٹ سنہ ۱۹۳۵ تا ۳۶ میں (۷۶) پونڈ ( Pound )
اور سنہ ۴ تا ۴۵ پانچ سال کا ایوریج (۵۸۴) پونڈ
اور سنہ ۴۶ تا ۵۰ پانچ سال کا ایوریج (۸۷) پونڈ اگر اسکو پلے میں
کنورٹ ( Convert ) کریں تو (حساب ۱۲ سیر فی پلہ) ڈھائی پلے
فی ایکڑ نکلتا ہے۔

کاٹن سنہ ۴ تا ۴۵ میں (۶۱) پونڈ یعنی پاو پلہ (تقریباً)
سنہ ۴۶ تا ۵۰ میں (۶۲) پونڈ یہ اپلائی کی گئی ہے

باجرا سنہ ۴۶ تا ۵۰ میں (۳۴) پونڈ یعنی آدھا پلہ فی ایکڑ اپلائی ہے

جوار سنہ ۴ تا ۴۵ میں (۲۸) پونڈ
سنہ ۴۶ تا ۵۰ میں (۳۰۳) پونڈ یعنی ایک پلے سے سوا پلے تک ایوریج ہے

چاول سنہ ۱۹۴ تا ۴۵ میں (۶۶۶) پونڈ یعنی ۴ سے ساڑھے ۴ پلے ایوریج
سنہ ۴۶ تا ۵۰ میں (۹ ۸) پونڈ ایوریج آتا ہے

گیہوں سنہ ۴ تا ۴۵ میں (۲۷۳) پونڈ
سنہ ۴۶ تا ۵۰ میں (۲ ۳) پونڈ ایک پلے سے ڈیڑھ پلے تک ایوریج آتا ہے
اسطرح سے پانچ سال کا ایوریج نکالا گیا ہے کہ فی ایکڑ حیدرآباد اسٹیٹ
میں کیا اپلائی ہے

اسکے بعد میں آپکے سامنے یہ رکھونگا کہ جو ریٹس ( Rates ) فی سال
کیلئے ہوسکتے ہیں وہ کیا ہوسکتے ہیں ہر سال پیداوار کی حالت کے اعتبار سے ریٹس
میں کیا فرق ہوا ہے"

کپاس سنہ ۱۹۴۱ تا ۴۲ میں (۱۹ ۱) روپیہ
سنہ ۴۲ تا ۴۳ میں (۳۲) روپیہ
سنہ ۴۳ تا ۴۴ میں (۵) روپیہ
سنہ ۴۴ تا ۴۵ میں (۴) روپیہ
سنہ ۴۵ تا ۴۶ میں (۵۷) روپیہ -
سنہ ۴۶ تا ۴۷ میں (۶۴) روپیہ
سنہ ۴۷ تا ۴۸ میں (۶۶) روپیہ -

جنگ کے زمانے میں کچھ قیمتیں بڑھگئی تھیں لیکن جنگ کے بعد اب یہ
بھاو کم ہورہے ہیں اس سے پہلے کپاس کا بھاو (۴۸) تک گیا تھا۔

کپاس - سنہ ۳۸-۳۹ میں (۱۳-۳-۰) روپیہ ۔

سنہ ۳۹-۴۰ میں (۱۷-۱-۰) روپیہ ۔

سنہ ۴۰-۴۱ میں (۲۶-۲-۰) روپیہ ۔

اس سے معلوم ہوا کہ کپاس کا نرخ کسطرح چڑھتا اترتا رہا ہے ۔ اس اتار چڑھاؤ کے لحاظ سے میں انکو بتاؤنگا کہ فی ایکڑ کیا انکم ہوسکتا ہے ۔ زیادہ سے زیادہ کیا ہوسکتا ہے اور کم سے کم کیا ہوسکتا ہے ۔ سنہ ۳۸-۳۹ میں بھاؤ کم تھا تو (۱۹) روپیہ فی ایکڑ ہوسکتا ہے اور اگر سنہ ۴۱ کا بھاؤ جب زیادہ تھا اوسوقت کا حساب لگایا جائے تو (۱۰۵) روپیہ تک ہوسکتا ہے ۔ یہ میں کم از کم تین سال کے ایوریج کے حساب سے بتا رہا ہوں ۔

گراؤنڈ نٹ ( Groundnut ) کی حد تک ۲۸ روپیہ سے لیکر ۳۲ روپیہ تک پیداوار ہوسکتی ہے اور اگر بھاؤ زیادہ ہو تو ۸ روپیہ تک بھی پیداوار جاسکتی ہے ۔ باجرے کا اوسط ۱۲ روپیہ اور جوار ۲۰ روپیہ سے ۳۲ روپیہ تک اسطرح چاول کا نرخ کم رہے تو ( ۹) روپیہ اور اگر زیادہ رہے تو (۱۴۰) روپیہ تک جاسکتی ہے اور اگر اس سے بھی زیادہ نرخ ہوجائے تو دو سو سے لیکر سوا دو سو تک بھی جاسکتی ہے ۔ گیہوں کا ایوریج (۱۷) روپیہ سے لیکر (۲۲) روپیہ تک ہوسکتا ہے ۔ اور اگر بھاؤ زیادہ رہے تو (۶۴) روپیہ سے لیکر ( ۸) روپیہ تک ہوسکتا ہے ۔ اسطرح سے زیادہ سے زیادہ کیا ایوریج آسکتا ہے اور کم سے کم کیا ایوریج آسکتا ہے میں نے بتا دیا ہے ۔

*Mr Speaker* Does the hon Member want to take more time?

شری اماسی راؤ گو اے ۔ مجھے یہ چیزیں آپکے سامنے اس واسطے رکھنی پڑرہی ہیں کہ جو پر ایکڑ پرافٹ ( Per acre profit ) بتایا گیا ہے یعنی (۱۱۴) روپیہ وہ صحیح نہیں ہے ۔ پانچ سال کے فگرس میں آپکے سامنے رکھ رہا ہوں کہ کم سے کم کیا ہوسکتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ کیا ہوسکتے ہیں ۔ فرض کیجئے کہ ایک پروٹکٹڈ ٹیننٹ جسکے پاس ۲ ایکڑ زمین ہے اگر زیادہ سے زیادہ ۱۰۵ روپیہ فی ایکڑ ایلڈ ہوتو تین سو روپیہ کی آمدنی ہوسکتی ہے ۔ گراؤنڈ نٹ کیلئے کم حساب سے بھی دیکھا جائے تو چھ سو روپیہ تک آتا ہے ۔ اور اگر زیادہ سے زیادہ کا حساب لگایا جائے تو ایک ہزار روپیہ تک آتا ہے ۔ باجرے میں زیادہ سے زیادہ (۲۴) روپیہ آمدنی ہوسکتی ہے ۔ جوار میں زیادہ سے زیادہ (۳۲) روپیہ آمدنی ہوسکتی ہے اور چاول میں ۲ ایکڑ زمین کا حساب ٹھیک نہیں ہوگا کیونکہ بعض وقت دو فصلہ بھی ہوتا ہے اس لحاظ سے بھی حساب کیا جائے تو دو ہزار سے اوپر آمدنی ہوسکتی ہے ۔ گیہوں کی آمدنی زیادہ سے زیادہ ایک ہزار روپیہ ہوسکتی ہے اسمیں کاسٹ آف کلٹیویشن ( Cost of cultivation ) شامل نہیں ہے یہ ٹھوس آمدنی ہے اسمیں ( ۵) فیصد خرچہ جاتا ہے ۔ میں کہونگا کہ (۷۵) پرسنٹ بھی خرچہ جائے تو جوار ہی کو لیجئے کاسٹ آف کلٹیویشن کیا ہوتا ہے ۔ پھر بھی اسکو سال بھرمیں دو ڈھائی سو سے زیادہ آمدنی نہیں ہوتی ۔ ویٹ ( Wheat ) اور گراؤنڈ نٹ

میں زیادہ آمدنی آتی ہے لیکن اسکے لئے زمین بھاری ہونا پڑتا ہے ۔ فرسٹ کلاس بلاک سائل ( First class black soil ) ہونا پڑتا ہے ۔ معمولی یا مڈل کلاس زمین میں ویٹ کی کاشت نہیں ہوسکتی ۔ زمین بھاری ہو تو ہی زیادہ ایلڈ ( Yield ) ملتی ہے ۔ اسکو پانی بھی دیتے ہیں ۔ ویسی صورت میں بھی زیادہ ایلڈ ہوتی ہے ۔ گو یہ ڈرائی کلٹیویشن ( Dry cultivation ) ہے لیکن پانی دینا پڑتا ہے ۔ جوار باجرا وغیرہ یہ عام کموڈیٹیز ( Commodities ) ہیں ۔ کاٹن رائس ( Rice ) وغیرہ کیاش کراپس ہیں ۔ رائس تو تلنگانہ میں ہوتا ہے ۔ لیکن کرناٹک اور مرہٹواڑہ میں کپاس اور گراونڈ نٹ کی کاشت ہوتی ہے ۔ لیکن زیادہ تر کپاس ہوتی ہے جو کیاش کراپ ہے ۔ اسکے باوجود باجرا جوار بوئی جاتی ہے ۔ تو مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ کیا پروٹکٹڈ ٹننٹ یا کاشتکار رنٹ ادا کرنے کے بعد اگر انسٹالمنٹس ( Instalments ) سے زمین خریدنا چاہے تو ہر انسٹالمنٹ کے ساتھ اسکو مالگزاری بھی ادا کرنا پڑتا ہے ۔ گذشتہ دو دن پہلے جب مالگزاری کے سلسلے میں بحث ہورہی تھی تو آنریبل ممبر فرام کلوا کرتی نے فرمایا کہ رنٹ میں آمدنی شامل ہے ۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا ۔ اور یہ آج کہہ رہا ہوں ۔ رنٹ میں آمدنی نہیں ہے ۔ لیکن انہوں نے کہا کہ پرسنل کنٹوینس میں خرچ ۸ آنے شامل ہے ۔ یہ غلط ہے ۔ انہوں نے غلط تعبیر کی ۔ انہوں نے کہا کہ انکے اکسپنڈیچر ( Expenditure ) میں رنٹ بھی داخل ہے ۔ ریونیو بھی شامل ہے ۔ لیکن ریونیو تو پٹہ دار کو ادا کرنا پڑتا ہے ۔ لیکن اس سکیم کے تحت جب انسٹالمنٹ پر خریدنے کا اختیار دیا جارہا ہے تو انسٹالمنٹس کے ختم ہونے تک ریونیو ادا کرنے کی ذمہ داری پروٹکٹڈ ٹننٹ پر ڈالی جارہی ہے ۔ میں اسکے حسابات آپکے سامنے رکھتا ہوں ۔ ڈرافٹنگ کے لئے آپ ( 15 times of the rent payable by him ) ڈرائی لینڈ کیلئے رکھے ہیں اور ( 8 times of wet land ) کے لیے رکھے ہیں ۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا کاشتکار یا پروٹکٹڈ ٹننٹ اسطرح زمین خریدنے کی سکت اپنے میں رکھتے ہیں ۔ کیا انکے پاس اتنی رقم ہے ۔ اسلئے میں نے یہ رکھا ہے کہ

Thirty times the land revenue assessment for the dry lands or upto twenty times the land revenue assessment in the case of other lands

میں نے رنٹ کو یہاں سے نکالدیا ہے ۔ اور بیسس ( Basis ) کو اسسمنٹ ریونیو ( Assessment Revenue ) پر رکھا ہے ۔ اب نے رنٹ کو بیسس رکھکر بڑی غلطی کی ہے ۔ ( 30 times of rent ) اگر رکھا جائے تو یہ صحیح ہوسکتا ہے ۔ سکشن ( ۴ ) میں آپ نے یہ تسلیم کرلیا ہے کہ پروٹکٹڈ ٹننٹ کا رائٹ ( Right ) اس اراضی پر جسپر کہ وہ قابض ہے ۶ فیصد ہے اور باقی ۴ فیصد انٹرسٹ ( Interest ) مالک آراضی کا ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اب تک آپ ۲۰ منٹ لے چکے ہیں ۔ تقریر کو مختصر کیجئے ۔

شری اماجی راؤ گوائے میں یہ عرض ہی کررہا ہوں

*Mr Speaker* The hon Member may please try to finish his speech within five minutes

شری اماجی راؤ گوائے لینڈ لارڈ کو اسکے ۶ فیصد انٹرسٹ کی مناسبت سے قیمت ادا کرنا چاہیے ہیں میں حساب آپکے سامنے رکھتا ہوں ایک روپیہ ریونیو پر ایکڑ کی لینڈ کیلئے ۵۰ روپیے ہوتے ہیں اور دو روپیہ والی ڈرائی لینڈ کی قیمت ڈیڑھ سو روپیے ہوتی ہے آپ حساب لگائیے کہ جب ۶ فیصد کے لیے ۵۰ روپیے ہوتے ہیں تو صد فیصد کیلئے کتنی رقم ہوتی ہے تقریباً ساڑھے آٹھ سو روپیے فی ایکڑ تک قیمت آتی ہے ۔ میں آندھرا کے دوست کلوا کرتی سے پوچھتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا کہ زمین کی قیمت ہزار روپیہ فی ایکڑ ہے ۵۰ روپیے کے حساب سے ہے مرہٹواڑہ میں یہ قیمت ہے میں انہیں چیلنج کرتا ہوں و دو سو روپیے ایکڑ کے حساب سے جتنی زمین خریدنا چاہیے ہیں خریدیں میں دلاتا ہوں اور آپ پروٹکٹیڈ ٹننٹ کا انٹرسٹ زمین پر ۶ فیصد تسلیم کرنے کے باوجود صرف ۶ فیصد انٹرسٹ کی قیمت ڈیڑھ سو روپیے طلب کرتے ہیں ممکن ہے کسی ندی کے کنارے کی زمین جسکو کھاد دینے کی ضرورت نہیں ہوتی جو زیادہ فرٹائل (Fertile) ہوتی ہے ہر سال کھاد ڈالنا نہیں پڑتا اسکی قیمت ۶۰۰ سو روپیے فی ایکڑ ہو لیکن عام طور پر ۲ ۳ سو روپیے فی ایکڑ سے فرسٹ کلاس مائل ملسکتی ہے آپ نے جو کاسٹ (Cost) رکھی ہے وہ کسی طرح صحیح نہیں ہے اسلیے میں نے یہ رکھا ہے کہ

Thirty times the land revenue assessment for the dry lands or upto 20 times the land revenue assessment in the case of other lands

اس سے زیادہ ریٹ ( Rate ) ہونا چاہیے

دوسری چیز یہ ہے کہ ہم پروٹکٹیڈ ٹننٹ کو جو اختیارات دے رہے ہیں اس کی صورت یہ ہے کہ

He should pay the interest

میرے ایک دوست جو ساہد کسانوں سے بہت ہمدردی رکھتے ہیں انہوں نے ایک پرسنٹ کم کرنے کی کوشش کی ہے میں انکا شکر گزار ہوں انہوں نے یہ مانا کہ ہم کتنے دل والے ہیں ۳ پرسنٹ لیکر کسقدر فراخدلی سے کام لے رہے ہیں جو ٹننٹ انسٹالمنٹ پر خریدنا چاہتا ہے آپ اس پر انٹرسٹ لگا رہے ہیں پہلے تو آپ نے اس پر مالگزاری کی شرط لگائی آپ نے یہ برابر رکھا ہے کہ

You will have to pay the land revenue

*Mr Speaker* The hon Member has taken more than 35 minutes

سری انا جی راؤ گوانے میں سمجھتا ہوں کہ میں کوئی ریسیس نو نہیں کر رہا ہوں

مسٹر اسپیکر آپ دو منٹ میں ختم کیجئے

*Shri Annaji Rao Gavane* Mr Speaker Sir At the time of First Reading of this Bill you have told us that you will give as much time as we want when discussion on clause by clause is taken up I would therefore request you not to curtail our discussion After all we know what is going to happen At least let us have our free voice here

*Mr Speaker* But there is a limit to everything

*Shri Annaji Rao Gavane* We are curtailing our speeches as far as we can

میں یہ عرض کرونگا کہ آپ نے اسپالسیسی کے بدلے کا اعتبار دیکر اسکے ساتھ مالگزاری ادا کرنے کی شرط بھی لگادی میں اس سکشن کو آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں

On a deposit or recovery of the entire amount of the reasonable price being made the Tribunal shall issue a certificate in the prescribed form to the protected tenant declaring him to be the purchaser of the land and such certificate shall be conclusive evidence of the sale as against the landholder and all persons interested therein and the Tribunal shall also direct that the reasonable price deposited or recovered shall be paid to the landholder

Provided that if the application of the protected tenant relates to I am sorry Sir

Provided further that when the reasonable price fixed by the Tribunal is payable in instalments the protected tenant shall in addition to the instalments be liable for the payment of the land revenue due to the Government on the land till all the instalments are paid

میں میرے دوست آنریبل مسٹر مرام کاواکر جی کو یہ بتلانا چاہتا تھا کہ اسطرح انسٹالمنٹس رکھکر لینڈ ریوینیو رکھکر سیٹ کو لگادیا ہے اور یہ جو انٹرسٹ انٹرسٹ دینا ہوگا اب کہتے ہیں کہ

If a protected tenant is permitted to pay the reasonable price in instalments under the provisions of sub section (5) interest at the rate of four percent per annum shall be payable by him in respect of the balance of the price due and if he commits default in respect of any instalment the same may be recovered by the Government as arrears of land revenue

آپ مالک سے اسقدر ہمدردی رکھتے ہیں اگر اریرس اف لنڈ ریونیو (Arrears of land revenue) کی طرح اسالمنٹس کے وصول کرنے کا ذمہ لیتے ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ آپ لنڈ لارڈ کی مدد ہی کر سکتے لیکن آپ یہ دیکھئے کہ جو بار آپ ٹننٹ پر ڈال رہے ہیں کیا اسکو برداشت کرنے کی اسمیں سکت ہے کیا اسکی رعیت کسانوں کی ایسی ہے کہ اگر وہ لمسم ( Lumpsum ) رقم ادا نہ کرسکے تو اسالمنٹس میں ادا کرسکے ( 16 instalments in 8 years ) تب ہی مہلت دینا چاہتے ہیں اسکے بعد اسپر مالگزاری لگا کر ۶ پرسنٹ انٹرسٹ کے ساتھ وصول کرتے ہیں یہ کس حد تک صحیح ہے یہ ( Double interest ) یا ساہوکاری نسبہ ہے ۔ جسطرح ساہوکار ایک سو روپیہ قرض دیکر دو سو روپے کا نوٹ لکھا لیتا ہے اور اس پر انٹرسٹ لگاتا ہے بالکل اسی طرح اسالمنٹس کے ساتھ مالگزاری لگا کر اس ۶ پرسنٹ انٹرسٹ آپ وصول کرنا چاہتے ہیں یا اسکو ۶ پرسنٹ کررہے ہیں اگر آپ کبھی مسنا ہے تو اسکی بھی ضرورت نہیں ۶ پرسنٹ ہی رکھیے

تیسری چیز جو شرائط کے سلسلہ میں ہے وہ کس حد تک انصاف پر مبنی ہے اسکا تعلق کونسے زمینداروں سے آتا ہے یہ دیکھنا ہے پروٹکٹڈ ٹننٹ جنکی زمین رہنے والی ہے وہ ایسے لوگوں کی زمین ہے جو اسی لنڈ لارڈس ہیں جہاں مڈل کلاس یا اپر کلاس پروپرٹی کا تعلق نہیں آتا اس دفعہ سے ایسے لنڈ لارڈس کا تعلق آتا ہے جو ایسی لنڈ لارڈس تھے انکے پاس زیادہ زمین نہیں انکا مین سورس آف انکم ( Main source of income ) زمین سے نہیں تھا زراعت انکا آگزیلری ( Auxiliary ) دھندہ تھا یا باپ دادا کی زمین تھی یا شوق کی خاطر زراعت کرتے تھے آپ لوگوں کو میں یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ مادھو راؤ کمیٹی کی رپورٹ جسوقت تیار ہورہی تھی اس وقت کانگریس نے کیا امنڈمنٹس دئے تھے اور دوسرے پارٹیز نے کیا کہا تھا تب ٹننسی پر آکر اسی کوسچنر ( Questioners ) کے جو جوابات دئے تھے ان کو بھول گئے ہیں ۔ اس کے دو چار جملے میں آپکے سامنے رکھتا ہوں

The crux of the problem is not so much the incidence of high rent or even the insecurity of tenure which no doubt adversely affect the productivity to a marked degree as it is the absence of feeling of ownership of land which alone would act as a strong incentive to sustained effort of the tenant As any reform short of transferring the right of ownership to the tenant would not improve materially the yield of the land legislation to bring about the removal of tenancy and the payment of fair compensation may be introduced without further delay It may be noted that retention of tenancy in any form in these days of agrarian unrest would be exploited by the unscrupulous political agitators to promote class hatred

ساتھ ہی ساتھ آگے یہ کہا گیا ہے کہ

The potentialities of absentee landlordism are very well described by Carver

وہ یونیورسٹی کا ہیں

He says that next to war pestilence and famine the worst thing that can happen to a rural community is absentee landlordism than which there is nothing more calculated to the depletion of the fertility of the soil agricultural inefficiency and all round misery

یعنی اسمیں یہ بتایا گیا ہے کہ ورسٹ تھنگ ( Worst thing ) اگر کوئی رورل کمیونٹی ( Rural community ) کیلئے ہوسکتی ہے تو وہ ایبسنٹی لینڈ لارڈازم ( Absentee landlordism ) ہے اسکو ختم کرنے کیلئے مادھو راؤ کمیٹی نے سجیسشنس ( Suggestions ) دئے تھے انکے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ آجکل ہمارے زرعی حالات بدلے ہوئے ہیں ہم مادھو راؤ کمیٹی کی سفارش پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہیں [اس موقع پر ( Bell ) دی گئی] مادھو راؤ کمیٹی اس کانگریس کی بنائی ہوئی ہی ایک کمیٹی ہے اس کمیٹی نے جو تجویز ہمارے سامنے رکھی ہیں وہ میں آپکو یاد دلانا چاہتا ہوں

اسکے بعد میرا اعتراض امینڈمنٹ شرائط کے متعلق ہے یہ شرائط رکھے گئے ہیں کہ کوئی بھی لینڈلارڈ سے ٹیننٹ ایک فیملی ہولڈنگ سے بڑھکر نہیں خرید سکتا اگر اسکے پاس پہلے سے کچھ زمین ہے اور پروٹکٹڈ ٹیننٹ ہونے کی حیثیت سے دوسری زمین وہ خرید سکتا ہے تو بھی اسکو ایک فیملی ہولڈنگ سے زیادہ زمین نہ ملنا چاہئے ایک طرف آپ پروٹکٹڈ ٹیننسی کیسے چاہتے ہیں اسکے اس زمین ہو یا نہ ہو یہ صورت رکھے ہیں لیکن دوسری طرف آپ لینڈ لارڈس کو برابر اسکا حق دیتے ہیں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا پٹہ دار اسمال پیزنٹ ( Small peasant ) کی تعریف میں نہیں آتا پٹہ دار کیلئے ایک شرط اور ٹیننٹ کیلئے دوسری شرط ۔ ایسا کیوں جب آپ ایک کو اختیار دیتے ہیں تو دوسرے کو بھی یہی اختیار دیجئے ٹیننٹ ایک ایسے شخص کے پاس سے زمین خریدنے والا ہے جسکے پاس دو فیملی ہولڈنگ سے زائد زمین ہو تو اسے یہ اختیار ملنا چاہئے آپ نے سکشن ۳۸ بی کو بڑی خوبی سے پٹ اپ ( Put up ) کیا ہے دو فیملی ہولڈنگ رکھنے والے لینڈ لارڈز بھی یہ نوٹس دیتے ہیں سکشن ۱۹ میں کیا شرائط ہیں انکا لحاظ کئے بغیر پروٹکٹڈ ٹیننٹ کو ختم کرنے کی کوشش کررہے ہیں سکشن ۳۸ میں یہ کہتے ہیں کہ دو فیملی ہولڈنگس تک ہونا چاہئے لیکن ۳۸ بی میں ایک اور خنجر ہماری گردن پر رکھی گئی ہے اس پر غور کرنا چاہئے میں آنریبل منسٹر سے یہ کہونگا کہ اسکو صاف صاف رکھیں کہ تین فیملی ہولڈنگ کم از کم ہونا چاہئے اب سکشن ۳۸ میں ایک خنجر اور ۳۸ بی میں دوسری خنجر رکھے ہیں یہ دھوکہ دہی کب تک چلے گی جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے ( اس موقع پر بل دی گئی)

میں معافی چاہتا ہوں صرف دو منٹ اور

*Mr Speaker* The Hon'ble Member should keep up his promise

شری انا جی راؤ گوانے میں اب ایک ترامیم پیش کرتا تھا اب کر رہا ہوں جیسا کہ میں نے کل بھی کہا تھا چونکہ بل کی وضاحت میں صرف ایک جز داخل کیا گیا ہے ایکسٹنشن آف دی ٹائم ( Extension of the time ) کیلئے یہ ترمیم پیش کی گئی ہے کل یہ کہا گیا تھا اسکو اب شرط لگا کر پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کے ساتھ نا انصافی کی جا رہی ہے اسطرح ہم ڈوپلیکیٹ پالیسی ( Duplicate policy ) کہنا چاہتے ہیں آپ صاف صاف کہدیجئے کہ ہم اسطرح آگے بڑھنا چاہتے ہیں چاہے یہ پالیسی ہاؤس کو پسند ہو یا نہو سکشن ۳۸ میں یہ کہا گیا ہے کہ دو فیملی ہولڈنگس لینڈ لارڈ کو رہنا چاہیے لیکن ۳۸ ای میں یہ شرط لگائی گئی ہے کہ ایک فیملی ہولڈنگ ہونا چاہیے میری طرف سے یہ شرط رکھی گئی ہے کہ پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کو بھی دو فیملی ہولڈنگ کے خریدنے کا اختیار دینا چاہیے خریدنے والا پروٹیکٹڈ ٹیننٹ ہے یا لینڈ لارڈ ہے اس کا امتیاز آپکے سامنے نہیں ہونا چاہیے میرے امنڈمنٹ کا یہی منشا ہے میں ہاؤس سے اور خاص طور پر آنریبل منسٹر صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس امنڈمنٹ کو منظور کریں اور اپنے دل کی تمام باتیں ہمارے سامنے صاف صاف رکھیں ایک سکشن میں کچھ دینا اور دوسرے سکشن میں اس سے چھین لینا اچھا نہوگا یہ کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں

شری کے وینکٹ رام راؤ دفعہ ۳۸ کے ضمن میں میرا بھی ایک امنڈمنٹ ہے۔ میرے امنڈمنٹ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی ہولدار ۲ سال تک مسلسل کسی اراضی پر کاشت کرتا آئے تو اسکے حق میں قیمت کے تعین کرنے میں ۵ گنا ۸ گنا یا ۶ گنا جیسا کہ آپ نے رکھا ہے اسمیں کچھ حد تک رعایت کیجائے اسکے ساتھ ساتھ جہاں ۲ سال سے کم اور ۶ سال سے زائد مدت تک حق کاشتکاروں نے اراضی پر کاشت کی ہے انکے لئے زیادہ قیمت مقرر کرنا اس امنڈمنٹ کے ذریعہ سمجھایا گیا ہے ایسے ہولدار جو زائد از ۲ سال سے قابض ہیں انکے لئے دو گنا ریٹ پے ( Pay ) کرنا سمجھایا گیا ہے

[*Mr Deputy Speaker in the chair*]

اور ۱۲ سال سے کم والوں کی صورت میں تین یا چار گنا دینا سمجھایا گیا ہے اسطرح ایسے لوگوں کیلئے ایک رعایت مانگی جارہی ہے جو سالہا سال سے کاشت کرتے آئے ہیں انہوں نے نہ صرف زمین پر کاشت کی ہے بلکہ مول بھی دیا ہے جو اس اراضی کی مارکٹ پرائس ( Market price ) جو اس بل میں رکھی گئی ہے اسکے تین چار گنا کے برابر ہے گو آپ دفعہ ۳۸ کے لحاظ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ مارکٹ سے کم قیمت مقرر کررہے ہیں اور پراجکٹ ایریا ( Project area ) کے معاملات کے نام بتلاسکتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پوری ریاست میں ایسے معاملات بہت نہیں ہیں آپ کو پورے حیدرآباد کے نقطہ نظر سے سوچنا چاہیے اور سب لوگوں کیلئے یکساں سوچنا

چاہیے جہاں لینڈ لارڈس کا فائدہ ہوتا ہے وہاں ایک نقطہ نظر ہے اور دوسری جگہ جہاں ٹننٹ کے فائدہ کا سوال ہے وہاں ایک اور نقطہ نظر سے سوچتے ہیں یہ ایک عام رواج بھی ہے کوئی نئی بات نہیں ہے میں مارکسٹ ( Marxist ) یا کمیونسٹ پرنسپل کو ایکٹ ورڈ میں ( Incorporate ) کرنے کی کوشش نہیں کر رہا ہوں بلکہ اس سے ہمارے منسٹر صاحب کو گھبرانے کی بھی ضرورت نہیں ہے جس کا شکار ہو سکتا تھا حال سے کاشت کرتے آرہے ہیں ان کو ٹننٹ قرار دیا ہے ۴ فیصد نہیں تو کم از کم ۳ فیصد کمی کی جا سکتی ہے ۔ یہ ایک عام رواج ہے ۔ جس میں کوئی نئی چیز نہیں ہے ۔ جہاں کہیں بھی آپ گنجائش پیدا کرتے ہیں تو زیادہ سے زیادہ ٹننٹ لینے کی گنجائش پیدا کرتے ہیں ۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مختلف ہولڈروں میں مختلف طریقے ہیں اسطرح ڈسکریمنیٹ ( Discriment ) کرنے کی کوشش کیجارہی ہے جس میں بھی ایک ایسی قسم کا اصول تسلیم کر لیا گیا ہے یعنی جو ہریجن اور شیڈولڈ ( Scheduled tribes ) کاشت کرتے ہیں ان کے لیے ٹننسی میں رعایت کر سکے اختیارات گو یہ انتظار کرنے کے لیے راہ پیدا ہو سکے اور وجود بھی ایسے دفعات رکھے گئے ہیں گو ہماری جانب سے ٹھیک اعتراض ہے اس پر تفصیلی روشنی میرے ساتھی ڈالینگے لیکن یہ ایک اصول ہے گو یہ اصول کمیونل بیسس ( Communal basis ) پر ہے لیکن کانسٹی ٹیوشن ( Constitution ) کے ذریعہ اسکو مان لیا گیا ہے کہ جن لوگوں کی حد تک خاص ٹننسی پر رکھا جائے جو مارکٹ ریٹ ہے یا قانون کے ذریعہ مقرر کردہ ریٹس ہیں ان میں رعایت کیجائے اسی وجہ سے میں کہونگا کہ یہ نیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ پہلی ہی میں اسکو مان لیا گیا ہے اور اسکو ہم یہاں انکارپوریٹ ( Incorporate ) کرنا چاہتے ہیں میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس مسودہ جانب ترمیمات کے ذریعہ کوئی ڈسکریمنیشن (Discrimination) پیدا کرنے کی کوشش کیجارہی ہے لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ خود حکومت کی جانب سے قانون کے ذریعہ لینڈ لارڈ اور ٹننٹ میں ڈسکریمنیشن کیا جا رہا ہے ۔ سابقہ قانون کے لحاظ سے اکنامک ہولڈنگ پر ٹننٹ خرید سکتا تھا اور لینڈ لارڈ کے قبضہ میں ایک اکنامک ہولڈنگ کی حد تک آراضی رکھنا ضروری تھا لیکن اب تو بیچارہ ہولڈر ایک فیملی ہولڈنگ خرید سکتا ہے لیکن لینڈ لارڈ کے پاس کتنی زمین رکھی جا سکتی ہے ۔ تین فیملی ہولڈنگ تک رکھی جا سکتی ہے ۔ گو دفعہ (۳۸) میں برائے نام بتایا گیا ہے کہ دو فیملی ہولڈنگ تک وہی رکھیگا لیکن (۳۸ سی) کے لحاظ سے تین رکھ سکتا ہے ۔ اسکے پہلے جو کوئی مالک اراضی یا پٹہ دار ایسے اس ایک فیملی ہولڈنگ تک یعنی (۸) سو روپیہ کی آمدنی دینے والی زمین رکھ کر باقی زمین فروخت کر سکتا تھا لیکن اب (۶) سو روپیہ فی فیملی ہولڈنگ کے حساب سے دیکھینگے تو معلوم ہوگا کہ (۴۸) روپیہ آمدنی دینے والی زمین رکھکر بقیہ اراضی فروخت کریگا ۔ یہ احسان آپ کس پر کر رہے ہیں ؟ ٹننٹ کے حق میں یا پٹہ دار کے حق میں ۔ لمبے چوڑے دعوے تو کئے جاتے ہیں ۔ اس سے قبل کے ایکٹ کے لحاظ سے (۸) سو روپیہ آمدنی کی اراضی رکھکر بقیہ اراضی ٹننٹ خرید سکتا تھا اب بجائے اسکے (۴۸) روپیہ آمدنی کی اراضی رکھکر فروخت کر سکیگا ۔

ہے ۔ اس طریقہ سے یہ ڈسکریمینیشن نہیں ہو سکتا ہے ۔ گو بار بار یہ دہرایا جاتا ہے کہ پٹہ دار اور ہولڈار کو ہم مساوی نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں یہ ہماری دو آنکھیں ہیں لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دونوں آنکھیں برابر نہیں ہیں جسطرح نظام کہا کرتا تھا کہ ہندو مسلم دونوں میری دو آنکھیں ہیں ایک آنکھ بڑی اور ایک آنکھ چھوٹی ایک آنکھ ایک سملی ہولڈنگ کی ہے اور ایک آنکھ ں سملی ہولڈنگ کی ہے ۔ گو میں مانتا ہوں کہ کانسٹی ٹیوشن کے ذریعہ بعض قیود عائد کیے گئے ہیں کہ معاوضہ دئے بغیر کسی کی جائداد نہیں لی جاسکتی لیکن کیا ہم اور آپ مل کر ایک ریزولیوشن ( Resolution ) پاس نہیں کرسکتے کہ ہم کو دفعہ (۳) سے مستثنیٰ کیا جائے ( Where there is a will there is a way ) لیکن مشکل تو یہ ہے کہ آپ نہیں چاہتے لینڈ لارڈ ازم ( Land lordism ) کے متعلق مادھو راؤ کمیٹی کی رپورٹ میں بھی یہ مان لیا گیا ہے کہ یہ ایک وبا ہے اور اس وبا کو ختم کرنا چاہئے یہ لینڈ لارڈ ازم ہمارے سماج کے کسی کام نہیں آسکتا اسلئے سماجی تعلقات اور سوشل ریلیشنس ( Social relations ) خصوصاً زرعی پیداوار کے تعلقات میں تبدیلی کرنا ضروری ہے اسکو ہر شخص نے مان لیا ہے کاروا کمیٹی ہو یا مادھو راؤ کمیٹی ہو یا مدراس کی ٹیننسی کمیٹی ہو ان سب نے مان لیا ہے مسئلہ کس طرح حل کیا جاسکتا ہے اسمیں اختلافات ہوسکتے ہیں لیکن محض اس وجہ سے کہ کمپنسیشن ( Compensation ) دینے کے متعلق دستور میں لزوم ہے مارکٹ ریٹ سے بڑھکر کمپنسیشن دلانے کی کوشش کرنا کہاں تک ٹھیک ہے ہمارے معاشی حالات کا جائزہ لینے والا ہر شخص آج یہ جانتا ہے اور خود جناب منسٹر صاحب سے یہ خبر بھی نہیں کہ آج لوگوں کی قوت خرید گھٹتی جارہی ہے آج جبکہ ہر شخص کے پاس اپنی ضروریات زندگی خریدنے کے لیے بھی پیسہ نہیں ہے تو اراضیات خریدنے کے لیے کہاں سے لاسکتا ہے لینڈ لارڈ ازم اور غیر حاضر زمینداروں کو ختم کرنے کا جو طریقہ رکھا گیا ہے یہ ہے کہ زمینداروں سے زمین خریدلی جائے یہ حکومت اس پوزیشن میں ہے کہ معاوضہ دیکر اراضیات اپنے قبضہ میں لے اور یہ رعایا اس پوزیشن میں ہے کہ ان اراضیات کو خرید کر اون کی مالک بن جائے آپ اس ممکن جز کو مسئلہ کے حل کے طور پر سماج کے سامنے لارہے ہیں اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا گول ہے جہاں سے آپ نکلے تھے وہیں پر آپ جائینگے لینڈ لارڈ ازم اور زرعی مسکھٹ کے حل کرنے کا جو مسئلہ ہے وہ جیسے کا ویسا رہیگا اگر آپ زرعی مسئلہ حل نہیں کرینگے تو کیا ہوگا اگر ان مسائل کو حل نہیں کرینگے تو مسائل آپ کو حل کردینگے ۔ کیا اس کے لیے آپ تیار ہیں ہماری جانب سے مختلف طریقوں پر کوشش کیگئی کہ رینٹ کا جو برڈن ( Burden ) ہے اسمیں کچھ نہ کچھ کمی ہوجائے لیکن اس میں ہم ناکام رہے اسکے بعد مکرر کوشش کیگئی کہ قسطوں کی حد تک کچھ نہ کچھ رعایت ہوجائے گو متوسط طبقہ ان کو خرید سکتا ہے لیکن کم از کم ان لوگوں کے لیے بھی جن کو آپ اپنا سوشل بیسس ( Social basis ) سمجھتے ہیں کچھ نہ کچھ رعایت کرنے کی ہماری کوشش تھی

لیکن آپ نے پندرہ گونا۔ آٹھ گونا۔ اور چھ گونا رینٹ مقرر کیا ہے اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ
پندرہ سال تک پٹہ دار معہ مسلم گھر بیٹھکر کھاتا رہیگا یہ کہنے کی کوشش کی
جارہی ہے کہ رعیت واری زمیندار اور ہیں اور جاگیرداری زمیندار اور ہیں ان میں
فرق پیدا کرنے کی کوشش کیجارہی ہے لیکن یہ رعیت واری سسٹم کا زمیندار بھی کیا
کم ہے اسکا بھی وہی حال ہے جو اوسکا ہے اس وجہ سے اوسکو گھر بیٹھا کر پندرہ سال
تک مول کی رقم دلوانا اور تری اراضیات کی صورت میں آٹھ سال تک چھ سال اوسکو یہ
رقم دلوانا یہ حضرات کس پر احسان کرنے کے لیے ہیں پہلے تو بھی اوس پر رقم مالگزاری
کی ذمہ داری تھی اب تو وہ صرف پندرہ سال تک رینٹ پاتا رہیگا اور رقم مالگزاری کی
ذمہ داری سے بھی بچ جائیگا ہے صاف طور پر یہ ظاہر ہے کہ آپ فیوڈل لارڈ پر کسی قسم کا
احسان کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں اور یہ حضرات کا دفعہ خود چیخ چیخ کر اور پکار
پکار کر کہتا ہے مادھو راو کمیٹی کی رپورٹ کے وقت لاکھوں ایکڑ زمین رکھنے والے
زمینداروں کی جانب سے ریپریزنٹ ( Represent ) کیا گیا کہ جتنا جلد ہوسکے اس
طریقہ کو ختم کردیا جائے خود اوسکو ری ہیبلیٹیٹ ( Rehabilitate ) کرنیکی
کوشش کی جارہی ہے وہ دوسری بات ہے لیکن اون کا کہنا کیا تھا میرے ایرنل
دوستوں نے ڈھکر بتایا کہ ( Political elements )
اسکو ایکسپلائٹ ( Exploit ) کرینگے گو یہ اون کا کہنا ہے اون کی زبان
ہے ویسا ہی کہا جاتا ہے ایک طرف دبی زبان سے یہ مان رہے ہیں کہ آج کسانوں کی
جاگرتی ( जागृती ) بڑھتی جارہی ہے اور پرانے طور پر ہم مانی نہیں
جاسکتے اس وجہ سے وہ آج حکومت کی امداد چاہتے ہیں کہ پندرہ سال تک ہم کو گھر
بیٹھے رینٹ وصول کرکے دیا جائے اس کے قبل جاگیروں سے حکومت کو ٹیکس وغیرہ ای
ملتی تھی اب تو وہ بھی نہیں ملتی ہمارا یہ صاف اسٹانڈ ( Stand ) ہے کہ زرعی
مسئلہ حل کرنا چاہتے ہو تو بلامعاوضہ زمینداری کو ختم کرنے کی کوشش کرنا چاہئے جب
تک ایسا نہیں کرینگے زرعی مسئلہ حل نہیں ہوگا اب ان پھٹے پرانے کپڑوں میں پیوند
( Patches ) لگائے جاسکینگے تو وہ دوسری جگہ سے پھٹنے جاسکینگے ابھی میں
ٹیننسی ایکٹ پاس ہونے کے بعد کیا ہوا یہ مسئلہ جیسے کا ویسا ہی ہے جوں کا توں
ہے پٹہ داروں کا نام لیکر بیچارے ودھواؤں اور مائنر زمینداروں کے متعلق کہا جاتا
ہے زمیندار کے نام کے ساتھ ودھوائیں یتیموں کے سامنے آجاتی ہیں میں کہونگا کہ
ودھوائیں تو بھی کچھ کام کرسکتی ہیں لیکن لینڈ لارڈ تو کچھ بھی کام نہیں کرسکتا
یہ تو ایک طریقہ سے سوجاگری ہے ہمارے ہے یعنی جب کوئی جاتا ہے تو باپ پھر
مردے کے پاس بیٹھکر رونا پڑتا ہے اوسی طرح سماج کو پندرہ سال تک اس کے سوجاگری
کے لیے مجبور کررہے ہیں اب اس مردے کو کیوں اٹھا نہیں دیتے پٹہ دار کا نام لیکر
کہتے ہیں کہ نقصان ہوجائیگا لیکن آپ کے معاوضہ دلانے کے درمیان کے جب جتنا بڑا
لینڈ لارڈ ہوگا اوسکو اتنا ہی زیادہ معاوضہ ملیگا جسقدر چھوٹا پٹہ دار ہوگا اوسکو اتنا ہی
کم معاوضہ ملیگا آپ کہتے ہیں کسی کا اوگاتے ہیں کسی کا گاتا گاتے ہیں چھوٹے پٹہ دار کا

اور کھلوائے ہیں رہے پٹہ دار کو یہ عجب ہی کہانی ہے کہ ہم چھوٹے پٹہ دار کو بھی ری ہیبلیٹیٹ ( Rehabilitate ) کرنے کی کوشش کررہے ہیں یہ غلط ہے خود پلاننگ کمیشن کے الفاظ میں سماج میں جو عام مساوات ہے اسکو کم کرنے کے لئے لینڈ پالیسی اختیار کیا جانا چاہئے لیکن کیا اب اس موجودہ قانون کے لحاظ سے اس کو اکسپکٹ ( Expect ) کررہے ہیں کیا آپ کے دفعہ (۳۸) کے نفاذ سے سماجی حالات میں تبدیلی ہوگی؟ میں دو دن واقعات کے عرضہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ متوسط طبقہ کے کسانوں کے پاس کچھ پیسہ جمع ہو تھا انہوں نے اراضیات خریدیں کچھ لوگوں نے قرضہ لیکر زمینات خریدیں جو بھی پونجی ان کے پاس تھی وہ بھی انہوں نے اراضیات خریدلی اب کسی کے اس خریدنے کی گنجائش نہیں ہے یہ کہا جاتا ہے کہ خریدی کے سلسلہ میں دفعہ (۳۸) کے تحت حساب کیا جارہا ہے کہاں احسان کیا جارہا ہے جس پر احسان کرنا چاہئے تھا وہ تو باقی نہیں رہے گا دوا تو پہنچی گئی لیکن مریض مرچکا

اس طریقہ سے عدم مساوات کو ختم کرنا نہیں چاہئے ملک میں ایک مقولہ ہے

[illegible]

زمین پر پیسے لاب ماری نو صوبے پر جاکر گرے اسکا یہ مطلب ہوگا ہمارا منشاء یہ ہے کہ معاوضہ ادا نہ کرو لیکن ادا ہی کرتے ہیں تو کم سے کم معاوضہ ادا کرو اگر کچھ رعایت کرنا ہے تو کسی حد تک رعایت ہونی چاہئے دفعہ ۳۸ سابقہ و حالیہ کا مقابلہ کریں اور اسکے ساتھ (۳۸) بی کو ملاکر دیکھیں ہمیں یہ خبر بار بار کہتے ہوئے سواری آتی ہے آپ احسان کررہے ہیں کہتے ہیں کہ جو زمین زرسا جارہا ہے وہ زمین خریدلے ہم تو محض اسلئے کررہے ہیں کہ وہ خود کاشت کرنے لگے تاہم یہ کیا پالیسی ہے بچھڑے کو کہتے ہیں کہ تو دودھ پی اور بھینس سے کہتے ہیں کہ تو لات مار یہ دو گھوڑوں کی سواری ٹھیک نہیں ہے کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس سماج کی ناؤ کو ڈبو دیں آپ یہ رنگ لوڈ اللہ بخشی اس ناؤ کو لیکر لینڈ لارڈازم کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو بھولوں کا ہار لیکر ۳۸ ( بی ) کے تحت بھی ایک دم چھلا لگا ہوا ہے تبدیلی کا پروٹکشن کہاں ہے پروٹکٹڈ ٹننٹ کیلئے پروٹکشن نہیں ہے تو اور دوسرے نہ ملاپ میں کہتے کیا ضرورت ہے پورے دفعات پر نظر ڈالیں دفعہ ۳۸ کے اثرات صرف دفعہ ۳۸ تک محدود نہیں ہیں بلکہ ۳۸ اے بی سی ڈی تک اسکے اثرات ہیں ایک دفعہ کا اثر اسطرح دوسرے دفعہ پر کیا پڑنے والا ہے اسکو دیکھنا چاہئے محض دفعہ ۳۸ کے لحاظ سے لینڈ لارڈ کی زمین کو خریدنے کا جو موقع دیا جارہا ہے وہ ممید ٹاپتی کو خریدنے کے مترادف ہے وہ بھی پردہ سفید ہاتھی اسکو خریدنے کیلئے قولداروں کو مجبور نہ کیجئے میں آپ سے استدعا کرونگا کہ دفعہ ۳۸ کے ساتھ ان تمام امور پر غور کریں غور کرنے کیلئے جب منسٹر صاحب تو یہاں موجود نہیں ہیں وہ ہاؤس سے غائب ہیں اسلئے میں دوسرے ممبروں سے عرض کرونگا کہ وہ میرے امینڈمنٹ پر ہمدردی سے غور فرمائیں

شری محمد علی (گلبرگہ) - مسٹر اسپیکر سر میں نے جو امینڈمنٹ پیش کیا ہے اسکی نوعیت ٹکنیکل ( Technical ) ہے محض قانونی الجھن اور غلط تعبیر کے امکان کو روکنے کیلئے میں نے یہ امینڈمنٹ پیش کیا ہے دفعہ کے تحت مالگزاری کے ملٹی پل کو معیار بناکر رینٹ کو مقرر کیا گیا اور دفعہ ۳۸ کے تحت رینٹ کے ملٹی پل کو کمپنسیشن ( Compensation ) قرار دیا گیا ہے دفعہ ۳۸ کی ترمیم امینڈنگ بل کے کلاز ۹ سے ہورہی ہے جو معیار کلاز ۹ میں رکھا گیا ہے اسکے علاوہ اگر مالک نے اراضی میں باولی کھدوانے کے سلسلے میں یا اور کوئی غیرمعمولی امپروومنٹ ( Improvement ) کے سلسلہ میں غیرمعمولی اخراجات برداشت کئے ہوں تو ان امور کا لحاظ رکھکر ٹریبونل ( Tribunal ) کامپنسیشن ( Compensation ) مقرر کرسکتا ہے ان معیارات کو چھوڑکر جسکا ذکر کیا گیا ہے دفعہ میں اسکا ذکر ہے کہ اگر باولی کھدوائی جائے یا کوئی امپروومنٹ کے سلسلہ میں غیرمعمولی مصارف ہوں تو اس کا لحاظ رکھکر رینٹ مقرر کیا جاسکتا ہے ۔ جہاں ٹریبونل نے ایسا رینٹ مقرر کیا تو پراویژن غیرضروری ہوجاتا ہے اس امینڈمنٹ کے ذریعہ غلط تعبیر کو روکنے کیلئے یہ امینڈمنٹ میں نے پیش کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کو میرے اس امینڈمنٹ کے قبول کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا

شری بی ایچ وینکٹ رام راؤ - سکشن ۳۸ کا ڈرافٹ مادھو راؤ کمیٹی کی جانب سے پیش کیا گیا تھا اوسی کو ری ڈرافٹ ( Re draft ) کرتے ہوئے اسمبلی میں پیش کیا گیا ہے کہا جارہا ہے کہ دیانت داری سے سوچیے اپنی اپنی چھاتیوں پر ہاتھ رکھکر غور کیجیے تو یہ چیز صاف طور پر واضح ہوجائیگی وغیرہ وغیرہ میں کہونگا کہ یہ چیز صاف ہے اس طرف کی دیانت داری یہ چاہتی ہے کہ ... کا ساتھ دیا جائے اور اوس طرف کی دیانت داری کا تقاضہ یہ ہے کہ لینڈ لارڈس کی سب حمایتی کیجائے مجھسے پہلے آنریبل ممبرس نے ان امور پر کافی روشنی ڈالی ہے مجھے ان تفصیلات میں جانا نہیں ہے پھر بھی جن اصولوں کے پیش نظر یہ بل ری ڈرافٹ کیا گیا ہے انکو مختصر طور پر پیش کرونگا پہلا اصول یہ ہے کہ زمینداروں کو زیادہ سے زیادہ قیمت دلانے کی کوشش کیگئی ہے میں اسکی وضاحت کرونگا کہ کسطرح اسکی کوشش کیگئی ہے فرض کیجیے کہ جملہ حاصل کا جو زیادہ سے زیادہ ریونیو ہے ۲ سے ( 12 As ) یا ایک روپیہ ہے تو اسکے لیے ۴۰ ۶ ۱۰ تک کی قیمتیں مقرر کیگئی ہیں پوچھا جائے کہ ہماری ناک کدھر ہے تو بجائے سیدھا بتانے کے سر کے پیچھے سے ہاتھ لیجا کر بتاتے ہیں کہ دیکھو یہ ہے ہماری ناک کہا گیا کہ ریونیو کا اٹھا گونہ قیمت اور پھر بل کا ... گونہ قیمت ہوگی ریونیو کا چار گونہ قیمت ہو ... کا ... گونہ قیمت اسطرح سے ... گونہ قیمت جملہ قسم کے زمین کی قرار دیگئی ہے صاف صاف قیمت ظاہر کرنا مناسب نہ سمجھکر اسکو اسطرح چھپانے کی کوشش کیگئی ہے اسطرح حکومت کے تخمینے جسکی وضاحت میں ۴۰ ۶ قیمت کی ذمہ داری لی ہے اور بڑی ریاست میں ۳ یا ساڑھے چار سو اوسط قیمت مقرر

کیے گیے ہیں جو ناروا ہے یہی زیادہ ہیں اسطرح بڑی بڑی قیمتیں مقرر کر کے زمینداروں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کی کوشش کیگئی ہے بڑے بڑے لینڈ لارڈس کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کی کوشش کیگئی ہے اور یہی اصول کے تحت قیمتیں مقرر کیگئی ہیں ا طرح کی قیمتوں سے جا بیجا زیادتی جیسے زمینداروں کو کروڑوں روپیہ وصول ہوگا کیونکہ اس طرف سے کہا گیا کہ بڑے زمینداروں کیلئے اصول الگ رکھے جائیں اور چھوٹے زمینداروں کیلئے الگ لیکن اسکو قبول نہیں کیا گیا اور دونوں کیلئے ایک ہی اصول مقرر کیے گیے ہیں اسکے باوجود کہی یہ ہے پراوزن بھی وضع کیے گیے ہیں جیسا کہ دفعہ ۳۸ میں پہلے یہ پراوزن نہیں تھا جسے اب اضافہ کیا گیا ہے

"Provided that where in the opinion of the Tribunal the reasonable price determined under this sub section does not sufficiently recompense the landholder for the value of the improvements made by him such as sinking a well it shall be competent for the Tribunal after taking into account the value of the contribution of the protected tenant towards the improvements if any to add to such further sum as it considers adequate to the price so determined

اگر ٹریبونل یہ خیال کرے کہ اب بھی زمیندار کو قیمتیں پوری وصول نہیں ہورہی ہیں تو وہ ول سنکنگ ( Well sinking ) یا امپروومنٹ ( Improvement ) وغیرہ کے نام پر مزید قیمتیں پروواید ( Provide ) کرسکتا ہے اسطرح کے قیمتوں کے اضافہ کیلئے پروویزنس ( Provisions ) رکھے گیے ہیں تاکہ جو قیمتیں اب موجودہ صورت میں ہی زیادہ ہیں انکو اور زیادہ کیا جائے قیمت خرید میں شرائط ایسے رکھے گیے ہیں کہ لینڈ لارڈ کو اور پروٹکٹیڈ ٹیننٹ کو کم از کم مساوات کا درجہ نہیں دیا گیا ہے کوئی خریدنے والا ہو تو ایک فیملی ہولڈنگ تک خریدسکتا ہے اور کوئی بیچنے والا ہو تو دو فیملی ہولڈنگ رکھکر بیچ سکتا ہے تولداروں سے کہا گیا ہے کہ آپکے پاس ایک فیملی ہولڈنگ ہے اسلیے آپ خرید نہیں سکتے ۔ یہ کیوں ؟ اسطرح کے نظریہ ریزری بحث کے رکھے ہیں کہ کسی طرح لینڈ لارڈ کو زیادہ فائدہ پہنچے ۔ اس کو ری ڈرافٹ کرتے وقت الکا مطمع نظر یہی تھا جب کوئی تولدار ٹریبونل کے پاس درخواست پیش کریگا کہ میں فلاں تولدار کی زمین خریدنا چاہتا ہوں تو ٹریبونل اس پروسیجر کو اڈاپٹ ( Adopt ) کرتے ہوئے لکھیگا کہ ۔

(5) The protected tenant shall deposit with the Tribunal the amount of the price determined under sub section (4)—

(a) either in a lumpsum within the period fixed by the Tribunal, or

(b) in such instalments not exceeding sixteen and at such intervals during a period not exceeding eight years and on or before such dates as may be fixed by the Tribunal in each case

یعنی ۲ اقساط ۸ سال میں ادا کرنا پڑتا ہے یہ سب لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آج ہمارے رونکند سسس کی کیا حالت ہے ۹ فیصد ایسے ہیں جنہیں رہنے کیلئے گھر تک نہیں اگر انہیں ۱ سال میں رقم ادا کرنے کیلئے کہا جائے تو یہ انکے لئے ناممکن ہے اسلئے میں نے یہ رکھا ہے کہ کم از کم ۲ سال کی مدت دیجانی چاہئے اور جو میرے میں ایک قسط کے حساب سے ۶ اقساط وہی برقرار رکھی ہیں اسلئے میں نے صرف ۸ سال کو ۲ سال کیا ہے

دوسری چیز یہ کہ ٹریبونل کو یہ ڈسکریشنری ( Discretionary ) پاورس دیئے گئے ہیں کہ وہ چاہے تو لمسم ( Lumpsum ) ادائی کا حکم دیسکتا ہے یا اقساط منظور کرسکتا ہے یہ اسکے منشا پر منحصر ہے۔ میں کہونگا کہ رونکنڈ سسٹ کو کم از کم ایسا حق دینا چاہئے کہ

And in case the tenant wants instalments the Tribunal shall grant not less than five instalments in four years

ٹیننٹ کو یہ حق تو لازمی طور پر ملنا چاہئے مجھے امید ہے کہ یہ ملیشن منظور کیا جائیگا

**श्री गोविंदराव नरसिंगराव मोरे** (कंधार जनरल) —मिस्टर स्पीकर सर मैं यहां जो अमेंडमेंट पेश किया है अुसका सिर्फ अितनाही मकसद है कि पहले जो बिल रखा गया था अुसमें ३ परसेंट रखा गया था लेकिन अब अिसमें ४ परसेंट किया जारहा है जिसे मैं मुनासिब नहीं समझता हूं।

**श्री गोपीडी गंगारेड्डी** —अुपाध्यक्ष महोदय पहले १२ ३० तक टाअिम मुकर्रर किया गया था। क्या आप अब टाअिम मे अिजाफा करेंगे?

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ایک بجے تک بیٹھینگے

**श्री गोपीडी गंगारेड्डी** —जब क्वश्चन अवर रहता है तब तो आप दो दो मिनट की तरफ देखते हैं और बार बार टाअिम पर अुसे खतम करते हैं। अब अेकबार जब बताया कि १२ ३० बजे काम खतम करेंगे तो अब अिसी वक्त अिसे क्यों बताया जा रहा है।?

مسٹر ڈپٹی اسپیکر آج دو بجے میں تو نہیں بیٹھ رہے ہیں اسلئے آدھ گھنٹہ اور بیٹھیں تو مناسب ہے

**श्री गोविंदराव नरसिंगराव मोरे** मैं यह अर्ज करना चाहता हूं कि जो गवर्नमेंट लाअुड अराजी की किमत हासिल करता है अुसे वह यदि किसी बैंक में रखता है तो अुसे अुस पर रकम साढेचार परसेंट सूद मिलता है लेकिन गवर्नमेंट ने जो सूद लगाया है वह परसेंट है जो कि अिनकम टॅक्स के साथ लगाया है। अुसे यदि कम किया जाय तो फिर ३ फीसद ही सूद पडता है। जो प्रोटेक्टेड टेनेंट अमीन खरीदना चाहता है अुसे खरीदने का हक तो मिलता है लेकिन अुसे अुसके लिये अेकदम बहुत ज्यादा पैसे खर्च करने पडते हैं। अेक तरफ तो आप सूद का दर कम रखते हैं और दूसरी तरफ सिलमेंशर के वक्त सो सूद का दर बढाने की कोशीश की जारही है। यह गलत हो रहा है अिस लिये मैं दरख्वास्त करूंगा कि यह जो चार के शब्द रखे गये हैं अुसके बदले तीन के लफ्ज रखे जायें ताकि गरीब

काश्तकार को सहुलियत हो जिस कानून में सूद का दर रखा गया है वह टनट के लिये तो मैं काम करना चाहता हूं। मेरी मांग है कि आप लोग इसे मंजूर कर लें।

**شری داس شنکر (عادل اباد)** - اسپیکر سر - ہمنے ہی یا م مقرر کردیا جانا کہ ایک بجے تک بیٹھینگے تو ہم اسکے لیے تیاری کرکے ایسے بیٹھے ہیں تو کوئی عذر نہیں ہے لیکن کھانے کا سوال ہے ہوٹلیں بند ہوجاتیں تو کہاں جا کر کھاسکتے ہیں یہ تمام حضرات ہیں اسلیے میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ اب ختم کریں تو مناسب ہے آپ اس پر مکرر غور فرمائیں -

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** - کیا ہاوس یہ ضروری سمجھتا ہے کہ اب ہم اٹھوون کریں

**شری اسے راج ریڈی** - ایک انڈراسٹانڈنگ ( Understanding ) تھی کہ ساڑھے بارہ بجے ہاوس اڈجورن ہوگا اسی کے لحاظ سے ممبرس آئے ہیں گھنٹہ دو گھنٹے بیٹھنے میں کیا عذر ہے لیکن اگر ۱ بجے سے دو بجے تک اور شام میں بھی یا م مقرر کیا جاتا تو کوئی اعتراض نہوتا - اور پھر یہ بھی ہے کہ یہ ۱ بٹ میں یہ کلاز ختم ہونے والا نہیں ہے

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** - جسقدر کام ہوسکے اتنا تو ختم کرسکتے ہیں

**प म पुनरचना तथा शिक्षण मंत्री (श्री देवीसिंग चौहान)** — १ बजे तक का टाइम तो पहले ही तय किया गया है। अब खाना खाना है। या अब हम और नहीं ठहर सकते हैं ऐसी वजूहात की बिना पर अब इसे बदलना ठीक नहीं होगा।

**شری اناجی راؤ گوانے** - ہم عذر تو نہیں کررہے ہیں اگر ہمارے لیے بھی آنریبل منسٹر کی طرح انتظام ہوتا اور ہم ناشتہ کرکے آتے تو ہمیں بھی کوئی عذر نہوتا ہم اضلاع سے آئے ہیں جہاں ہمارا گھر نہیں ہوٹلس میں کھانا پڑتا ہے اب اطلاع دیکر وقت مقرر کیجئے ہمیں دو بجے یا رات میں بیٹھنے میں بھی کوئی عذر نہیں ہوگا۔

**श्री देवीसिंग चव्हाण** —आपके खाने के लिये तो काफी इंतेजाम किया गया है जिसके लिये तो अतराज करने की जरूरत नहीं है।

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** - جب ہم یوں ہی ختم کردینگے

**شری - حبیب اللہ راؤ (سرسلہ - عام)** - مسٹر اسپیکر سر اس سکشن پر بہت سے آنریبل ممبرس نے تقریریں کی ہیں بات دراصل یہ ہے کہ قولدار جو لاکھوں کی تعداد میں ہیں انکے پٹہ داروں نے ۵۰ ع کا قولداری ایکٹ آنے سے پیشتر ہی وہ ہوشیار ہوئے اس خیال سے نہیں کہ ایسا قانون آئیگا - یا یہ کہ قانوناً معقول معاوضہ ملیگا - یا ریٹ کی بیسس ( Basis ) پر معاوضہ دیا جائیگا - اگر ایسا معلوم ہوتا تو آج تک انہوں نے جو کیا ہے وہ نہ کرتے - واقعہ دراصل یہ ہے آنریبل ممبرس جانتے ہیں کہ پولیس ایکشن

سے پہلے اور ٹیلنی انکیس کے بعد بعد داروں نے پولداروں کو زمینات سے بیدخل کر کے اپنی زمینات دوسرے لوگوں کو زیادہ رقم پر فروخت کرنا شروع کیا یا ان ہی پولداروں کو زیادہ دام پر فروخت کرنے لگے اسکے علاوہ جن جن کے قبضہ میں اراضیات بھی اور جو یا وں کے لحاظ سے روانکہ بہت سے بڑے انہوں نے اپنی جاہلیت یا افلاس یا اس عام کے دور حکومت کی سختی کی وجہ سے جسمیں کہ نسل سواریوں سے ہزاروں بیسیں کا نام درج رہا ہے ان کا کیا بیسیں اپنے حقوق سے محروم ہوگئے زمینداروں نے بھی زمینات حاصل کرلیں اب جن پولداروں کے پاس اراضی رہ گئی ہے وہ یا تو مفلس ہیں یا مقروض ہیں کیونکہ عام طور پر ہندو قوم کے رسم و رواج کے مطابق گھر میں دو بیس تولہ سونا رکھا جاتا ہے لینڈ لارڈ سے بدلنے والے حالات کی بیس مالی درجے ہوئے جب بیسٹ کو زمین خریدنے کیلئے کہا تو وہ لوگ اتنا سب کچھ بیچ کر زمینداروں کی رقم دیکر زمینات حاصل کرلیں اب صرف ویسے لوگ رہ گئے ہیں جنکے پاس کچھ نہیں ہے اسکے پاس صرف جہالت ہے افلاس ہے قرض ہے جاجت ہے اور کمی ہے یہی اپنی زبوں میں پایا ہے کہ کسان کے قرض کے بوجھ تلے دبے ہے اور کسی ایسی حالت میں وہ اپنی زندگی گزار رہے ہیں ایسے لوگوں کے لیے پرائس ( Prices ) اسطرح فکس ( Fix ) کرنا کہ وہ رب ۵ ۵ گنا دس ۸ گنا دس ۶ گنا دس یہ پولدار کی قوت خرید سے باہر ہے اس میں شرط یہ ڈالا گیا ہے کہ اگر کبھی لینڈ لارڈ نے امپرو منٹ ( Improvement ) کیا ہے تو ریزنیبل پرائس کے اضافہ کروانے اسطرح یہ لامتناہی سلسلہ قائم ہوجانے کا امکان ہے اس ضمن میں میرا امنڈمنٹ یہ ہے کہ ریزنیبل پرائس فکس کئے جانے کے بعد محفوظ پولدار یا تو لمپسم پے (Lumpsum Pay) کریگا یا اقساط میں دیگا لیکن اسکے لیے یہ لزوم گردانا گیا ہے کہ اقساط کے ساتھ ہی مالگزاری بھی ادا کرنا ہوگا اس میں یہ پراویزو ہے کہ

Provided further that when the reasonable price fixed by the Tribunal is payable in instalments the protected tenant shall be in addition to the instalments be liable for the payment of the land revenue due to the Government on the land till all the instalments are paid

میں نے اسکو حذف کرنے کیلئے ترمیم پیش کی ہے میں نے جسطرح کہ پہلے میں بتلایا ہے پولدار مفلس اور مقروض ہے ۔ وہ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا اگر وہ ان تمام شرائط کو پورا کرتے ہوئے خریدنے کیلئے تیار ہوجائے تو آپ اسکے لیے اقساط مقرر کرتے ہیں اور لینڈ ریونیو بھی اس سے وصول کرنا چاہتے ہیں یہ ان حالات میں قطعاً ناممکن ہے ۔ اسلئے میں ایوان سے اپیل کرتا ہوں کہ اس پراویزو کو حذف کرنا چاہیے جسکی نسبت میں نے اپنی ترمیم پیش کی ہے

--

ضمنی دفعہ (ہ) کا پراویزو یہ ہے کہ

Provided that if the application of the protected tenant relates to an inam, the Tribunal shall not issue such certificate unless previous sanction of Government has been obtained therefor

انعامداروں کیلئے جو ترمیمیں سلائی گئی ہیں وہ یہ ہیں کہ یا تو وہ لمسم (Lumpsum) رقم ادا کرکے خرید سکتا ہے یا اقساط ان کے ذریعہ خرید سکتا ہے سب ہی اکو سیل سرٹیفکیٹ ( Sale certificate ) دیا جاتا ہے جو نام نہاد سہولت دی گئی ہے وہ انعامی اراضی کے قولدار کو نہیں دی گئی ہے انعام لینا کی صورت میں سیل سرٹیفکیٹ اجرا ہی کیا جاسکے گا اوسکہ وہ گورنمنٹ سے خاص طور پر رمیسن (Permission) نہ حاصل کرے اس میں کئی پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں لاوجہ گورنمنٹ افسس کا حکم کا انتظار رہتا ہے اور کئی قانونی پیچیدگیاں کھڑی کردی جاتی ہیں اسلئے معروضہ ہے کہ انعامدار کو ادنیٰ جانب میں سلا نہ کرنے کی میری یہ عرض ہے کہ انعامی لینڈ لارڈس جو ہیں سمجھتا ہوں کہ انکو والے لوگ ہی ہوسکتے ہیں ان پر ایک ملازمتی بار ہوجا سکی اور اخراجات وغیرہ زیادہ ہونگے پرمیشن ( Permission ) دینے میں بڑی دقت ہوگی اسلئے انعامی آراضی کا جو قول ہے اگر بندوبست کیا ہے تو ٹھیک ہے اگر نہیں ہے تو جملہ اراضی کا جو طے پایا ہوا ہے اسکے مطابق سے مالگزاری کا تعین کیا جائے تاکہ منظوری کرنے میں دشوار نہ ہو

اسکے بعد میں ایک اور امر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس دفعہ میں بتایا گیا ہے کہ اگر ۵۰ فیصد رقم دیگئی ہے تو اکا حق خریدی زائل نہیں ہوگا اور باقی رقم جسطرح زرمالگزاری وصول کرتے ہیں اسطرح وصول کیا جائیگا لیکن میں نے یہ رقم دی ہے کہ زرا موقع جو بھی قسمت کا مصدقہ کرتے انکی آدھی رقم بھی دے اور اسکو زرمالگزاری کے طور پر وصول کیا جائے اسکو بھی نے جائے ہم کے ۳ کا ہے اسطرح بہتر ہوسکتا ہے اسطرح تھوڑا تھوڑا فائدہ ہوسکتا ہے ورنہ جو قسمت رکھی گئی ہے اس سے نہ اولا یہ لوگ خرید بھی نہیں سکیے لیکن پھر بھی اگر وہ خریدنے کی کوشش کریں تو انکے لیے کم از کم بسی سہولت ہوں تو انکے حق میں یہ ایک احسان ہوگا اسقدر کہنے کے بعد میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں

مسٹر ڈپٹی اسپیکر حیدرآباد اگریکلچرل انکم ٹیکس بل (بل نمبر ۳) پر اسقدر مسلسل کل بارہ بجے تک دیئے جائیں گے چونکہ رسوں وہ بل لیا جارہا ہے اب ہاؤز کل صبح ساڑھے نو بجے تک ایڈجرن ( Adjourn ) ہوتا ہے

*The House then adjourned till Half Past Nine of the Clock on Wednesday, the 30th December 1953*